WWW.NOVELSCLUBB.COM

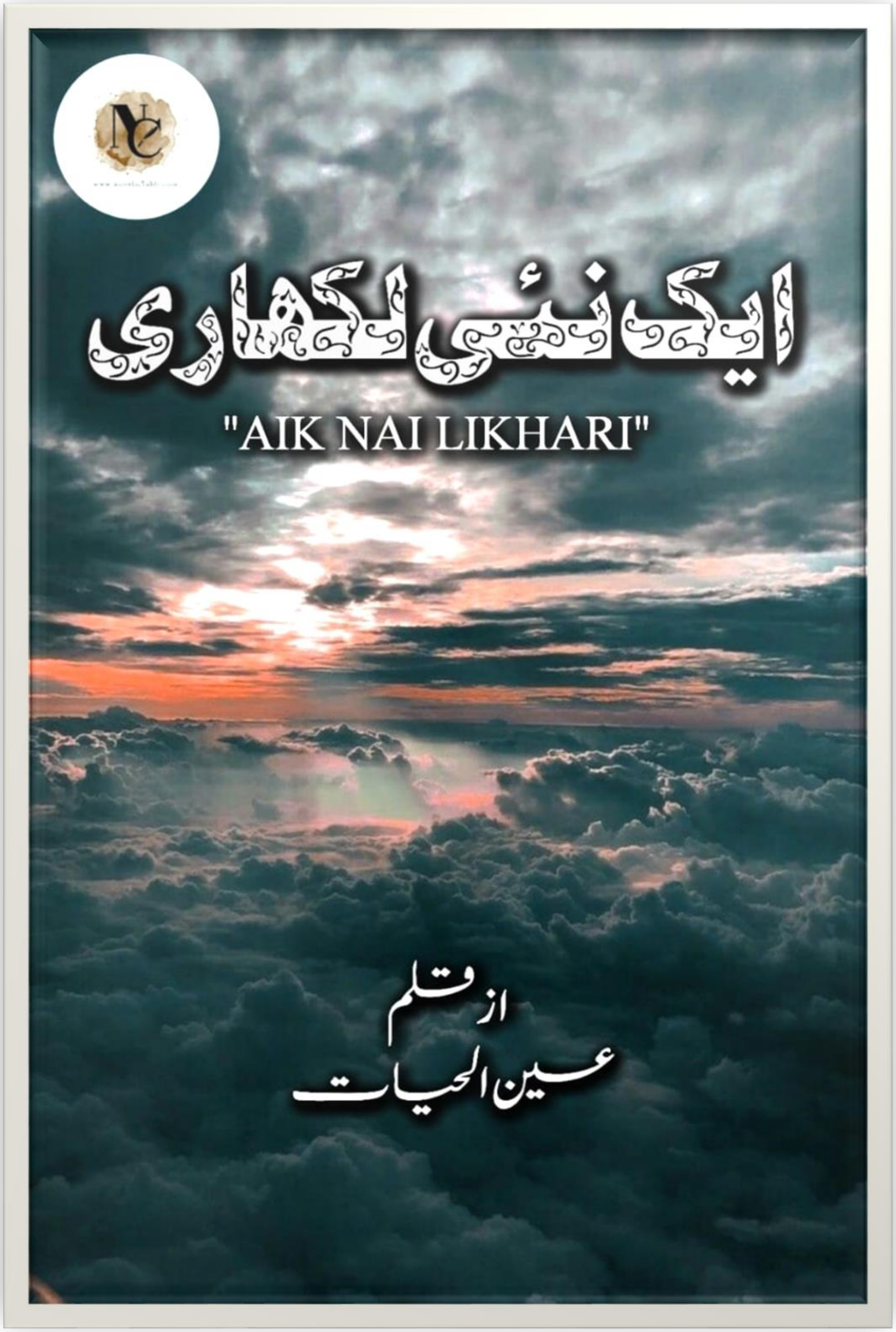

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

بسمہ اللہ الرحمن الرحیم

ناولٹ

"ایک نئی لکھاری"

از قلم عین الحیات

www.novelsclubb.com

(یہ کہانی ہے ہیزل اور زید کی ہلکی پھلکی نوک جھوک کی۔

یہ کہانی ہے ایک نئی لکھاری کی۔۔۔

وہ نئی لکھاری کون ہے؟ اور اس کہانی کا نام اسکے نام پر کیوں رکھا گیا ہے۔ یہ جاننے کیلئے پڑھیئے ناولٹ "ایک نئی لکھاری")

www.novelsclubb.com

اگر۔۔۔۔

تم ہوتے میری جگہ لکھاری۔۔۔؟

تو کیا ہوتا موضوع تمہاری کہانی کا۔۔۔؟

"ایک داستان محبت کی۔۔۔۔؟"

"قصہ کسی قاتل کی تلاش کا۔۔۔۔؟"

"یا راز ایک جادوئی دنیا کا۔۔۔؟"

آؤ۔۔۔۔

بتاؤں میں تمہیں اپنی کہانی۔۔۔

نہیں ملا جس پر مجھے کوئی قدردان جو سراہتا میری کہانی کو۔۔۔۔

اور یہی چیز وجہ بنی میرے زوال کا۔۔۔۔

زوال، جس کے باعث رہ گئی مجھ لکھاری کی کہانی ادھوری۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وقت ہے رات کا۔۔۔

شہر ہے اسلام آباد۔۔۔۔

اور جگہ ہے ایک دو منزلہ مکان جو سیاہ و سفید رنگ پر استوار کیا گیا ہے۔۔۔

یہ مکان۔۔۔۔

یہ، مکان ہے میرا۔۔۔۔

جہاں اگر تم میرے کمرے کی کھلی کھڑکی سے اندر جھانکو تو نزدیک موجود اسٹڈی ٹیبل پر رکھی ایک ڈائری میں جس کے صفحات کھڑکی سے آتے تیز ہوا کے جھونکوں کے باعث مسلسل پھڑ پھڑا رہے ہیں ایک تحریر رقم ہے۔۔۔۔

تحریر،یعنی میری لکھی گئی ادھوری کہانی۔۔۔

جسے پڑھنے کے آغاز ہم آج کرنے جارہے ہیں۔۔۔

کہانی کا آغاز ہوگا بسمہ اللہ سے جس کے نیچے جلی حروف میں تحریر ہے میرا

نام۔۔۔۔

میرانام۔۔۔۔

"زِمل انصاری۔۔۔"

"ایک نئی لکھاری۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

توآئیں کہانی کوپڑھنے کاآغاز کرتے ہیں۔۔۔۔

سرمئی بادلوں سے ڈھکا آسمان اور تیز ہواؤں کے جھونکوں کے درمیان برستی بارش اس پر سکون شام کو سرد سا تاثر دے رہی تھی۔۔۔

موسلا دھار بارش کے باعث لوگ اپنے گھروں میں دبک کر بیٹھ گئے تھے۔۔۔

ایسے میں شہر کی وسیع و عریض رقبے پر پھیلی ایک کالونی میں قطار در قطار کھڑے دو منزلوں پر محیط روہاؤس میں گنتی کے حساب سے تیسرے نمبر پر واقع روہاؤس کے داخلی گیٹ کو عبور کر کہ اندر داخل ہونے پر عجیب قسم کے شور و غل کی آوازیں ہماری سماعت سے ٹکرائیں گی۔۔۔

اب جیسے ہی ہم دبے قدموں اس گھر کے اندر قدم رکھیں گے تو دفعتاً، بہت اچانک ایک اڑتا ہوا کشن ہمارے سر پر آکر لگے گا۔۔۔

یہ کیا تھا۔۔۔؟

اس سوال کا ذہن میں آنا تھا کہ ہم نے جلدی سے ایک طرف کو ہوتے سامنے کے منظر پر نظریں ٹکائیں۔۔۔

جہاں۔۔۔

ایک لمبے سیاہ بالوں اور پرکشش نقوش کی حامل بائیس تئیس سالہ لڑکی خود کے آگے برق رفتاری سے دوڑتی ایک دوسری لڑکی جو عمر میں اس سے کچھ چھوٹی لگتی ہے پر ہاتھ میں آنے والی ہر چیز اٹھا کر پھینک رہی ہے۔ پسِ منظر میں کہیں سے ایک عورت کہ انہیں روکنے کی خاطر ادا کئے جانے والے الفاظ سنائی دے رہے ہیں۔۔۔

"ہیزل، قندیل۔۔۔۔رک جاؤ، کیا کر رہی ہو دونوں۔ڈیڈ آ گئے تو بہت غصہ ہوں گے۔"

"ڈیڈ تو ہر بات پر ہی غصہ ہوتے ہیں ممی، مگر آج میں نہیں رکنے والی، آج میں نے اس قندیل کی بچی کے سارے بال جڑ سے نوچ دینے ہیں۔"

الفاظ چوبیس سالہ ہیزل کے تھے۔۔۔

"آپی پہلے پکڑ تو لیں۔۔۔"لاؤنج کے ایک صوفے کے گرد چکر کاٹ کر آگے آگے بھاگتی قندیل کے لبوں سے الفاظ ادا ہوئے۔

اور اس وقت پیچھے چند قدم کے فاصلے پر رک چکی ہیزیل نے سینٹر ٹیبل پر پڑا گلدان اٹھا کر پوری قوت کیساتھ قندیل پر پھینکا اور اگلے ہی لمحے لاؤنج میں کسی کی تیز کراہ ابھری تھی۔۔۔۔

مگر یہ کیا۔۔۔؟

کراہ کی وہ آواز کسی مرد کی تھی۔۔۔

ہیزل کے وار سے بچنے کی خاطر نیچے جھکی قندیل نے نظریں اٹھائیں اور اگلے ہی لمحے اسکی زبان دانتوں کے بیچ آئی تھی۔ جبکہ گلدان پھینکنے کی خاطر لگائے جانے والے زور کے باعث آئے جھٹکے سے بروقت نہ سنبھلتے ہوئے ہیزل لڑکھڑا کر صوفے پر گری تھی۔اسکے سیاہ کھلے بال چہرے کے گرد بکھر سے گئے۔۔۔

"زید۔۔۔زید بھائی۔۔۔"

قندیل نے ڈرتے جھجھکتے سامنے کی جانب دیکھا جہاں سفید شرٹ پر سیاہ جینس زیب تن کئے، شرٹ کی آستینوں کو کہنیوں تک فولڈ کئے، دائیں ہاتھ میں چھتری تھامے کھڑا چوبیس سالہ زید ابتہاج بایاں ہاتھ سر پر رکھے سرد تاثرات کیساتھ صوفے پر دراز ہیزل کو گھور رہا تھا۔

"اوہ میرے خدا! زید بیٹا، زور سے تو نہیں لگی۔۔۔؟"

کچن سے باہر آئی طاہرہ بہت تیزی سے زمین بوس ہوئے گلدان کے بکھرے کانچ سے بچتی ہوئی اسکے نزدیک آئی تھیں۔

"نہیں آنٹی۔۔۔۔" سخت گھوری سے ہیزل کو نوازتے اس نے ماتھے پر رکھا اپنا ہاتھ ہٹایا تھا۔ جہاں واضح سوجن دکھائی دے رہی تھی۔

"یااللہ! اتنی چوٹ آگئی، میں آئس پیک لے کر آتی ہوں۔" وہ شرمندہ شرمندہ سی کہتی تیزی سے وہاں سے نکلی تھیں۔ مگر جاتے جاتے ہیزل پر ایک تنبیہی نگاہ ضرور ڈالی تھی۔ جو زید کے سرخ ہوچکے ماتھے کو دیکھ کر ہنس ہنس کے دوہری ہو رہی تھی۔

جبکہ قندیل کافی دیر پہلے ہی منظر سے غائب ہو چکی تھی۔

"معلوم نہیں تھا آپکے یہاں گھر آئے مہمانوں کا استقبال اس انداز میں کیا جاتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

طاہرہ کے وہاں سے نکلتے ہی زید کی طنزیہ آواز لاؤنج میں گونجی۔۔۔

وہ صاف رنگت کا حامل دراز قد مرد تھا جو اس سے نگاہوں سے ہی سالم ہیزل کو نگل لینا چاہتا تھا۔

"تصیح کرو مسٹر زید ابتہاج۔۔۔۔وہ صوفے سے کھڑی ہوئی اور کھلے بالوں کو گول مول جوڑے کی صورت لپیٹتی اسکے نزدیک آئی۔۔۔۔صرف گھر آئے مہمان نہیں بلکہ گھر آئے "بن بلائے "پڑوسی جنہیں مہمان ہونے کا زعم ہے۔"

بڑے بے خوف انداز میں مقابل کا جملہ اسے لوٹاتی وہ پلٹ گئی۔ گردن کی اس معمولی جنبش پر اسکے ڈھیلے جوڑے میں بندھے بال ایک بار پھر کھل کر اسکی کمر پر گرے تھے۔

www.novelsclubb.com

"تصیح آپکو بھی کرنے کی ضرورت ہے ہیزل۔۔۔اسکے کھلے بالوں کو ایک نظر بھی دیکھے بنا قدرے توقف کے بعد نظریں معمولی سی جھکا کر بات کا آغاز

کیا۔۔۔۔زید ابتہاج نہیں، "سی آر" زید ابتہاج اور امید ہے آپکا سر قیوم کا دیا گیا کل چیک ہونے والا اسائیمنٹ مکمل ہو گیا ہو گا۔"

اسکے انداز میں طنز کا عنصر نمایاں تھا۔

"ہیزل عبید ہمیشہ اپنا کام وقت پر مکمل کرتی ہے، اور یہ بات تم بہت اچھے سے جانتے ہو۔" بنا پلٹے بولی اور تیز تیز قدم اٹھاتی جانے کیلیئے آگے بڑھ گئی۔

پیچھے وہ سر جھٹک کر سیدھا ہوا تھا۔جب طاہرہ کی آمد پر ان کی جانب متوجہ ہوا۔

وہ آئس پیک لے کر وارد ہوئی تھیں۔اور اسکے لاکھ منع کرنے کے باوجود اسکے سر کے دائیں جانب ٹکور کرنے لگی تھیں۔بلاخر وہ ہار مانتا نزدیکی صوفے پر ٹک گیا۔

کیونکہ تکلیف تو اسے بھی محسوس ہو رہی تھی۔مگر چوٹ پہنچانے والے نے آج پہلی بار تو چوٹ نہیں پہنچائی تھی۔۔۔۔

"ہیزل کی طرف سے میں معافی مانگتی ہوں۔۔۔۔توقف کیا۔۔۔۔پر کیا تمہیں کچھ کام تھا بیٹا؟"

پشیمانی سے کہتے آخر میں سوال بھی کر ڈالا۔۔۔

"آپ معذرت نہ کریں آنٹی۔۔۔۔نرمی سے کہا۔۔۔۔دراصل عبید انکل سے کل کی میٹنگ کے متعلق کچھ بات چیت کرنی تھی۔ مگر شاید وہ اب تک آئے نہیں ہیں۔"

سرسری انداز میں نظریں یہاں وہاں گھما کر دیکھا تھا۔

"جی بیٹا آج تو انہیں آنے میں دیر ہو جائے گی۔ کہہ رہے تھے آفس میں کچھ اضافی کام ہے۔ تمہیں نہیں معلوم؟"

قدرے حیرت سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں مجھے علم نہیں کیونکہ آج کسی وجہ سے یونیورسٹی میں زیادہ دیر رکنا پڑا تو میں آفس نہیں جا سکا۔اور ڈیڈ سے بھی میرا رابطہ نہیں ہوا اور نہ وہ بتا دیتے۔"

اسکا انداز ہنوز مؤدب تھا۔

"کیسے مینیج کر لیتے ہو بزنس اور اسٹڈیز ساتھ ساتھ؟"

وہ جو کافی دیر ہوئی آئس پیک لے کر پیچھے ہٹ چکی تھیں متاثر نظروں سے اسے دیکھنے لگیں۔

"ڈیڈ اور عبید انکل کے سپورٹ سے سب مینیج ہو جاتا ہے آنٹی۔"

قدرے سلجھے ہوئے انداز میں مسکرا کر کہا۔

دوسری جانب کسی خیال کے تحت طاہرہ بھی مسکرا دیں۔

www.novelsclubb.com

اور پھر کچھ ہی دیر گزری جب زید ابتہاج۔۔۔ہیزل کا کلاس فیلو، پڑوسی اور اسکے باپ کے دوست اور بزنس پارٹنر نثار ابتہاج کا اکلوتا سپوت اجازت طلب کرتا اٹھ کھڑا ہوا۔

مگر جاتے جاتے نجانے کیوں مگر اسکی نظروں نے کسی کو تلاش کیا تھا۔

منظر ہے دوسرے دن کی صبح کا، جہاں شہر کی ایک معروف جامعہ کے کیفیٹیریا میں لگی ایک گول میز کیساتھ رکھی کرسی پر ہیزل براجمان ہے۔ اسکے دائیں طرف گلاس وال سے باہر گراؤنڈ کا منظر دکھائی دے رہا ہے۔۔۔

چہرہ دائیں طرف پھیرے، سیدھے ہاتھ کی مٹھی سی بنا کر ٹھوڑی تلے ٹکائے وہ کسی کے نزدیک آتے قدموں کی آواز پر ٹھہر کر پلٹی۔

آنے والے نے ابھی ابھی ایک فائل پٹخنے کے سے انداز میں اسکی میز پر رکھی تھی۔

"یہ پکڑو اپنا اسائیمنٹ، سر قیوم نے اپنے چمچے کو اسائیمنٹ جمع کرنے کا کہا تھا اور نہیں لیا تمہارا اسایئمنٹ اُس "چمچے" نے۔ کہہ رہا تھا مس ہیزل سے کہیں خود آکر اپنا اسایئمنٹ میرے ہاتھ میں دیں۔۔۔۔ لٹھ مار انداز میں کہتے سارہ اسکے مقابل کرسی پر براجمان ہوئی۔۔۔۔ کہا بھی تھا تمہیں مت بنک کرو آج کی کلاس۔"

آخری بات پر اسکا لہجہ تاسف بھرا تھا۔

"ہے کہاں وہ پہاڑی بکرا۔۔۔؟"

www.novelsclubb.com

بیزار تاثرات کیساتھ کہتے مقابل کرسی پر آرام دہ انداز میں بیٹھی سارہ کو دیکھا۔

"ویسا اتنا برا نہیں ہے وہ، مجھ سمیت پورے ڈیپارٹمنٹ کی لڑکیوں کا مشترکہ کرش ہے۔لڑکیاں مرتی ہیں اس پر۔"

ایک ترنگ میں کہتی وہ ہیزل کے سخت تاثرات پر خاموش ہوئی۔

"اس پر مرنے والی لڑکیوں کو چاہیئے کہ سرف کھا کر مر جائیں۔ اور تم اسکی تعریفوں کے پل باندھنا بند کرو اور بتاؤ کہاں ہے وہ؟"

وہ بری طرح چڑی۔

"پارکنگ کی طرف جاتے ہوئے دیکھا تھا میں نے اسے۔"

درمیانی میز پر رکھے ہیزل کے جوس کے گلاس میں منہ مارتے ہوئے بڑے اطمینان سے کہتی وہ ہیزل کا دماغ بھک سے اڑا گئی۔

"اور یہ بات تم مجھے اب بتا رہی ہو۔۔۔۔وہ کرنٹ کھا کر اٹھی۔ جبکہ سارہ بنا اثر لئے اسکے آدھے بچے جوس کیساتھ انصاف کرتی رہی۔۔۔اگر میرا اسائیمنٹ آج

کی تاریخ میں جمع نہ ہو سکا تو میں تمہارا سر کاٹ کر یونیورسٹی کے داخلی دروازے پر لٹکاؤں گی۔"

سارہ پر اثر نہ ہوتا دیکھ شدید تپش کے عالم میں کہتی وہ ایک طرف رکھا اپنا بیگ پیک اور سارہ کی واپس لائی گئی فائل اٹھا کر بھاگنے کے سے انداز میں وہاں سے نکلی تھی۔

پیچھے سارہ نے بلاارادہ ہی دہل کر اپنی گردن کو چھوا تھا۔۔۔

منظر ہے چند لمحوں بعد کا جہاں جامعہ کی پارکنگ میں اپنی گاڑی کا لاک کھول چکا زید ایک دوست سے بات کر کہ فارغ ہوتا اب کہ گاڑی میں بیٹھ رہا تھا۔

گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے ابھی اسٹیئرنگ ویل پر ہاتھ جما کر گاڑی آگے بڑھائی ہی تھی کہ یکدم ہی سامنے آجانے والی ہستی کو دیکھ کر اسکے قدم

بریک پر پڑے۔گاڑی ایک جھٹکے سے رکی تھی۔اور اسی جھٹکے سے زید ابتہاج ماتھے پر بل ڈالے گاڑی سے باہر نکلا تھا۔

"یہ کیا طریقہ ہے ہیزل؟ آپکو چوٹ بھی آسکتی تھی۔" برہمی سے کہتا وہ اسکے نزدیک آیا۔

"مگر نہیں آئی، خیر! یہ میرا اسایئمنٹ۔" بنا اسکے لہجے کا اثر لئے پھولے ہوئے تنفس کو نارمل کرتے اپنی فائل اسکی جانب بڑھائی۔

"اصولاً یہ اسایئمنٹ آپکو کلاس میں مجھے دینا چاہیئے تھا۔" تنک کر کہا۔البتہ فائل اسکے ہاتھ سے لے لی تھی۔

"اصولاً مجھے یہ اسایئمنٹ تمہیں آج کی تاریخ میں دینا تھا۔"لفظ تاریخ پر زور دیا تھا۔

زید لاجواب ہوا۔۔۔

"چلتی ہوں۔" ایک دل جلانے والی مسکراہٹ اسکی جانب اچھال کر ایک ادا سے بال جھٹکتی وہ وہاں سے جانے کیلیئے آگے بڑھ گئی۔ پیچھے زید کچھ پل یونہی کھڑا رہا پھر ایک نظر ہاتھ میں پکڑی فائل پر اور دوسری اپنی کلائی میں بندھی گھڑی پر ڈالی، اور کچھ سوچ کر سر جھٹکتا گاڑی میں جا بیٹھا۔

اگلے چند پل ہی میں اسکی گاڑی دھول اڑاتی وہاں سے نکلی تھی۔۔۔۔

مگر زید ابتہاج کی کچھ دیر پہلے اختیار کی گئی خاموشی ہیزل عبید کیلیئے اچھی ثابت ہر گز نہیں ہونے والی تھی۔

www.novelsclubb.com

ایک اور دن حال سے ماضی میں تبدیل ہوا اور آ پہنچا دوسرا دن۔۔۔

ایک سنہرا روشن دن۔ جو پچھلے چند دن سے وقفے وقفے سے برستی بارش کے باعث قدرے خوشگوار تھا۔۔

اسی دن اگر ہیزل کی جامعہ میں واپس چلے آئیں تو اُسے ریاضی کی کلاس سے فارغ ہو کر نکلتا دیکھیں گے۔ ایک کندھے پر بیگ پیک لٹکائے، سفید ٹراؤزر اور قمیض پر سیاہ لمبے بالوں کو پونی میں قید کئے، اس نے لباس کا ہم رنگ ڈوپٹہ گلے میں مفلر کی طرح ڈال رکھا تھا۔

وہ اس جامعہ میں ایم بی اے کی طالبہ تھی۔ اور زید اسکا کلاس فیلو۔۔۔

کلاس سے باہر آکر ابھی اُس نے چند قدم ہی لئے تھے کہ ایک منظر اسکی نظروں میں چبھا۔۔۔

منظر جہاں راہداری کے سرے پر اسے دو نفوس کھڑے دکھائی دے رہے تھے۔۔۔

"زید ابتہاج اس چھپکلی کیساتھ کیا کر رہا ہے؟"

چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی وہ آگے بڑھتی رہی مگر نگاہیں سامنے کے منظر سے ہٹنے سے انکاری تھیں۔ جہاں "زویا سیال" [ہیزل کی کلاس فیلو اور سخت حریف] اسے زید کو ایک فائل دیتی دکھائی دے رہی تھی۔ اور اسکا زید سے بات کرنے کا انداز۔۔۔

ہیزل کے ماتھے پر تیوری چڑھی۔۔۔

"مجھ سے اسائمنٹ لیتے وقت تو اسے بہت مسئلہ ہو رہا تھا، اور اب اس چھپکلی سے ڈیڈ لائن ختم ہونے کے بعد بھی اسائمنٹ لے رہا ہے۔ سر قیوم کو نجانے کیوں اپنے اس چمچے کی حرکات کبھی نظر نہیں آتیں؟"

تلخی سے زیرِ لب بڑبڑاتی وہ قہر برساتی نظریں ان دونوں پر ٹکائے کھڑی تھی۔۔۔

مسکرا کر کچھ کہتی زویا اور توجہ سے اسے سنتا زید۔۔۔

عین اسی لمحے زویا کی کسی بات پر اثبات میں سر ہلاتے زید کی نظر اس پر پڑی اور پھر کافی دیر تک ہٹ نہ سکی۔وجہ اسکے چہرے پر دکھائی دیتے سرد تاثرات تھے۔

دوسری جانب ہیزل نے اسے خود کو دیکھتا پایا اور ایک گھوری سے نواز کر آگے بڑھ گئی۔البتہ زید کی نظروں نے دور تک اسکا پیچھا کیا تھا۔اور زید کی نظروں کا محور بنی ہیزل کو دیکھ کر اسکے ساتھ کھڑی زویا پیچ وتاب کھا کر رہ گئی تھی۔

پھر کچھ پل یونہی کتابِ ماضی میں درج ہوئے اور سر قیوم کی کلاس آج پھر بنک کر چکی ہیزل کو ایک نئی اطلاع ملی جو پل میں اسے پتنگے لگا گئی۔۔۔۔

"اسکی ہمت کیسے ہوئی کہ وہ میرا اسائیمنٹ کینسل کروائے۔۔۔؟"

یونیورسٹی گراؤنڈ میں لگے ایک بینچ پر کچھ دیر پہلے بڑے پر سکون انداز میں بیٹھی ہیزل اب کہ تحیر کے عالم میں کہتی کھڑی ہوئی تھی۔ نظریں خود کے سامنے موجود سارہ پر تھیں جس نے ابھی ابھی زید کی طرف سے ملی ہیزل کی اسائیمنٹ فائل اسے واپس لا کر دی تھی۔

"اسکی ہمت ہو چکی ہے ہیزل، اور اب تم۔۔۔۔"

"ہٹو سامنے سے۔"

ابھی سارہ مزید کچھ کہنے ہی لگی تھی جب وہ اسکی بات بیچ ہی میں کاٹتی اسے جھٹکے سے ایک طرف کرتی وہاں سے نکلی۔ ارادہ جامعہ میں زید ابتہاج کو تلاش کرنے کا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

کچھ پل یونہی اس تناؤ بھری فضا میں تحلیل ہوئے اور ہیزل عبید کو جامعہ کے عقبی حصے میں ایک بینچ پر زید ابتہاج بیٹھا دکھائی دے گیا جو غالباً کسی کتاب کی ورق گردانی میں مصروف تھا۔ وہ بڑے بڑے قدم اٹھاتی اسکے سر پر پہنچی۔

زید نے بنا چونکے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔ گویا وہ اسی کی آمد کا منتظر تھا۔ پھر کتاب بند کرتے فرصت سے پیر پر پیر جمائے۔

جامعہ کے اس حصے میں طلباء کی تعداد قدرے کم تھی۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرا اسائیمنٹ کینسل کروانے کی۔۔۔؟"

اسکے پرسکون تاثرات دیکھ کر ہیزل نے دانت پر دانت جمائے بات کا آغاز کیا۔

"یہ بات کرنے کا کونسا طریقہ ہے ہیزل۔۔۔؟"

www.novelsclubb.com

اسکی پیشانی پر بل پڑے، البتہ لہجہ مدھم تھا۔

"تم اسی کے قابل ہو۔ مجھے بتاؤ میرا اسائیمنٹ کیوں کینسل کروایا؟"

وہ پھنکاری تھی۔زید نے لب بھینچ کر ضبط سے اسے دیکھا۔

"میں یہاں آپکا کلاس ریسپریسیہ ٹیٹیو ہوں،اور آپ کے اس انداز پر اسی وقت اچ اوڈی سے آپکی شکایت کرنے کا حق رکھتا ہوں۔"

تحمل سے کہا۔

"کلاس ریسپریسیہ ٹیٹیو مائے فٹ! مجھے بس یہ بتاؤ کہ میرا اسایئمنٹ کیوں کینسل کروایا زید ابتہاج۔۔۔؟"اسکی سوئی ہنوز وہیں اٹکی ہوئی تھی۔

"آپ نے جس وقت پارکنگ میں مجھے اسایئمنٹ دیا۔اس وقت ڈیڈ لائن ختم ہوئے پانچ منٹ گزر چکے تھے۔آپ غلط تھیں محترمہ،اسایئمنٹ سر قیوم نے کل کی تاریخ میں نہیں بلکہ کل کی تاریخ میں اپنے پیریڈ کے اختتام سے پہلے جمع کروانے کا کہا تھا۔"

اب کہ وہ بینچ سے پشت ٹکا کر محظوظ انداز میں نظریں اٹھائے اسے دیکھ رہا تھا۔اور ہیزل تو گویا انگاروں پر لوٹ گئی تھی۔

"اسی لیے زید ابتہاج، تم نے میرا اسائیمنٹ بڑی آسانی سے لے لیا تھا کل، تاکہ بعد میں مجھے سر قیوم کے سامنے برا کر سکو۔۔۔اسکی آنکھوں کی ساخت پر سرخی اتری۔۔۔مگر یہ قوانین صرف میرے لئے کیوں؟ آج زویا سے اسائیمنٹ لیتے وقت تمہیں ان باتوں کا خیال کیوں نہ آیا؟"

استہزایئہ انداز میں کہتے نخوت سے سر جھٹکا۔

"کیا مطلب۔۔۔؟" وہ یکدم ہی ٹیک چھوڑ کر سیدھا ہوا تھا۔

"کیا مطلب۔۔۔اسی کے الفاظ دہراتی وہ تلخی سے ہنسی۔۔۔میں سمجھاتی ہوں۔۔۔توقف کیا پھر دوبارہ بولی۔۔۔زویا کیلئے تمہارے رولز مختلف ہیں اور باقیوں کیلئے مختلف۔ سر قیوم کے بنائے گئے قوانین اس کیلئے تم نے بڑی آسانی سے

توڑ دیئے۔ آ گئے نہ تم بھی اسکے نین مٹکوں میں، میں تمہیں ایسا نہیں سمجھتی تھی زید ابتہاج۔"

نفی میں دائیں بائیں گردن ہلاتی وہ تاسف سے کہہ رہی تھی۔ دوسری جانب زید کے اعصاب تن گئے۔ مٹھیاں آپس میں سختی سے بھینچے وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا۔

"آپ ہیزل۔۔۔۔چبا چبا کر کہا۔۔۔۔مجھے لگتا تھا آپ زبان کی تیز ہیں۔ مگر نہیں آپکی سوچ بھی بہت گھٹیا ہے۔ آپ جو سمجھنا چاہتی ہیں سمجھ سکتی ہیں۔ کیونکہ غیر ضروری لوگوں کو وضاحت دینا میں بلکل پسند نہیں کرتا۔ اب مہربانی کر کہ یہاں سے چلی جائیں اس سے پہلے میرا ضبط جواب دے اور میں آپ سے بدلحاظی سے پیش آؤں۔"

www.novelsclubb.com

اپنی سرخ انگارا آنکھیں اسکی آنکھوں میں گاڑے کہتے اس نے ہاتھ اشارہ کرنے کے انداز میں اٹھایا تھا۔

"اس بے عزتی کا بدلہ میں ضرور لوں گی زید، یاد رکھنا۔"

اسکا انداز چیلنجنگ تھا۔زید کے سخت انداز کا تو گویا اس پر اثر ہی نہ ہوا تھا۔

"دیکھتے ہیں۔۔۔فلحال مجھ سے بحث نہ کریں تو بہتر ہے۔" اسکا ہاتھ ہنوز سامنے کی سمت ہوا میں بلند تھا۔

اور اب کہ دوسری جانب وہ پیر پٹخ کر وہاں سے چل دی تھی۔

پیچھے زید گہرے گہرے چند سانس لے کر خود کو کمپوز کرتا واپس اپنی نشست پر ٹک گیا۔۔۔

وہ لڑکی اسکے صبر کا امتحان لینے کی اہلیت رکھتی تھی۔

www.novelsclubb.com

حالیہ دن کی دو پہر ہیزل عبید کے مکان کے بلکل ساتھ والے روہاؤس کا رخ کرنے پر ہمیں اس روہاؤس کے کچن کیساتھ ہی لگی چار کرسیوں پر مشتمل ڈائینگ میز کے نزدیک ایک سیاہ بالوں والی لڑکی کھڑی دکھائی دے گی۔

ہاتھ میں ایک ٹرے تھامے کچن میں موجود ایک درمیانی عمر کی عورت سے گفتگو کرتی ہوئی۔

"شرمین آنٹی ٹیسٹ کر کہ بتائیں نہ کیسا بنا ہے کیک؟"

اشتیاق بھرے لہجے میں کہتے کچن کیبینیٹ سے کچھ نکالتی شرمین کو مخاطب کیا۔

"میری بیٹی نے بنایا ہے، تو اچھا ہی بنایا ہو گا۔"

وہ گردن اسکی طرف پھیر کر عقیدت سے بولیں۔ اور دوسری جانب ہیزل کے چہرے پر گہری مسکراہٹ ابھری۔

"آپ اتنی اچھی ہیں آنٹی، نجانے آپکا وہ پہاڑی بکرا کس پر گیا ہے؟" کوفت سے اونچا کہا۔اور شرمین نے مصنوعی گھوری سے اسے نوازا۔۔۔

"بری بات ہیزل۔"

"ہنہ بری بات۔۔۔اس نے جو کیا وہ کچھ نہیں؟ سر قیوم کا چمچہ نہ ہو تو۔۔۔۔"

ہاتھ نچانچا کر کہتی وہ شرمین کو قہقہہ لگانے پر مجبور کر گئی۔

"پاگل ہیں آپ، آتے کہاں سے ہیں اتنے خرافاتی خیال آپکے دماغ میں؟"

کچن سے باہر قدم رکھتے اسکے سر پر ایک چپت رسید کی، البتہ ہنسی ان کی اب بھی نہ رکی تھی۔

"میں تو بس سچ کہہ رہی تھی۔" ہیزل نے معصومیت سے آنکھیں ٹپٹپا کر کہتے کندھے اچکائے۔

"آپی ممی بلا رہی ہیں۔۔۔ابھی ان کی بات درمیان ہی میں تھی جب قندیل کی آواز نے ان دونوں کو اپنی جانب متوجہ کیا۔۔۔۔اسلامُ علیکم آنٹی۔"

"وعلیکم اسلام قندیل کیسی ہیں آپ؟ آج کل بہت کم دکھائی دیتی ہیں۔" شرمین نے خوشگواریت سے کہتے اسے دیکھا۔ جو لاؤنج سے گزر کر اچھلتے کودتے اب کہ ان کے نزدیک آرکی تھی۔

"کیا بتاؤں آنٹی یونیورسٹی کا پہلا ہی سیمسٹر عذاب لگتا ہے۔ سوچا تھا ہم بھی یونیورسٹی جائیں گے، عیش کریں گے۔ مگر یہاں تو قصہ ہی الٹ ہے۔"

بڑے درد بھرے انداز میں اپنی داستانِ حیات ان کے گوش گزار کر کہ اب وہ مسکینیت چہرے پر طاری کئے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے شرمین کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا تھا جبکہ ہیزل نے بیزار تاثرات کیساتھ اس پر ایک نگاہ ڈالی تھی۔

"بول کون رہا ہے جس کا آدھا مہینہ تو یونیورسٹی سے چھٹیوں پر نکلتا ہے۔" بہت تاک کر نشانہ لگایا تھا۔ قندیل سٹپٹائی۔

"میں تو چھٹیاں کرتی ہوں آپی، مگر آپ نے روز یونیورسٹی جا کر کونسے تیر مار لئے ہیں؟ یا مجھے کہنا چاہیئے تیر ہی ماریں ہیں، زہریلے تیر اور وہ بھی "زید بھائی" کو۔۔۔"

اپنا حساب چکتا کر کے آخری الفاظ اسکے کان کے قریب ہو کر چیختے ہوئے ادا کرتی وہ باہر کو بھاگی تھی۔

"قندیل کی بچی۔۔۔" ہیزل نے بھی ٹرے میز پر رکھتے اسکے پیچھے دوڑ لگائی۔

"ہمت ہے تو پکڑ کر دکھائیں۔" قندیل نے کچھ فاصلے پر جا کر مڑتے اسے زبان دکھائی اور پھر دوبارہ بھاگ کھڑی ہوئی۔

جبکہ پیچھے کھڑی شرمین ان کی حرکات پر بمشکل اپنی ہنسی ضبط کرتی چند پل یونہی انہیں باہر جاتا دیکھتی رہیں پھر آگے بڑھ کر ڈائننگ میز پر ہیزل کی رکھی گئی ٹرے میں سجے کیک کی جانب متوجہ ہوئیں۔۔۔

لبوں پر مسکان ہنوز قائم تھی۔

زیدان کا اکلوتا بیٹا تھا۔ان کی کوئی بیٹی نہ تھی، مگر قندیل اور ہیزل کی موجودگی انہیں یہ بات فراموش کروا دیتی تھی۔وہ دونوں ان کے اور نثار ابتہاج کیلئے اپنی بیٹیوں جیسی ہی تھیں۔۔۔۔

اب اس پل کو یہیں روک کر ہیزل اور قندیل کی جانب واپس آئیں تو انہیں لاؤنج سے نکل کر پورچ پار کرنے کے بعد باہر بنے چھوٹے باغیچے میں ایک دوسرے کے پیچھے بھاگتا پائیں گے۔

آگے آگے بھاگتی قندیل اور سخت تاثرات لئے پیچھے پیچھے دوڑتی ہیزل۔۔۔

اسی اثناء میں قندیل داخلی گیٹ عبور کر کے باہر نکل گئی تھی۔ جبکہ اسکے پیچھے بھاگتی ہیزل کا ابھی ابھی داخلی گیٹ سے اندر آنے والے شخص کیساتھ بری طرح تصادم ہوا تھا۔

"یا اللہ! سر توڑ دیا میرا۔ انسان ہو کہ چٹان؟" بدقت تمام خود کو سنبھالتی وہ سیدھی ہوئی اور دونوں ہاتھوں سے سر تھامے سامنے کھڑے شخص کو دیکھا۔

اور اگلے ہی لمحے اُس شخص کا چہرہ دیکھ کر اِسکے چہرے کے زاویے بگڑے۔

"تم۔۔۔ تم دیکھ کر نہیں چل سکتے؟" ہیزل کا گویا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا۔

"آپکی اطلاع کیلئے عرض ہے مِس ہیزل کے میں اپنی دونوں آنکھیں کھول کر پورے ہوش و حواس میں چل رہا تھا۔ یہ آپ تھیں جو کسی مست بیل کی طرح میرے سامنے اچانک آئی تھیں۔"

داخلی گیٹ سے اندر آتا وہ اس سے دو قدم کے فاصلے پر ٹھہرا۔

"تم نے۔۔۔ تم نے مجھے بیل کہا۔۔۔" ہیزل کی آنکھیں مارے صدمے کے پھٹنے کے قریب تھیں۔ کچھ دیر پہلے ہوا تصادم تو اسے جیسے بھول ہی گیا تھا۔

"نہیں، میں نے آپکو بیل نہیں، بلکہ مست بیل کہا۔" بہت ہلکا سا اسکی جانب جھک کر کہتے ایک تپانے والی مسکراہٹ اسکی جانب اچھالی اور ایک طرف سے نکل کر آگے بڑھ گیا۔

"پہاڑی بکرے، سمجھتے کیا ہو تم خود کو؟" ہیزل نے مارے تپش کے پیچھے سے ہانک لگائی۔

دوسری جانب اب کہ وہ ٹھہر کر پلٹا تھا۔ چہرے پر سنجیدگی کیساتھ کیساتھ اطمینان بھی رقم تھا۔

"میں زید ابتہاج ہوں، اور خود کو وہی سمجھتا ہوں۔" کچھ پل یونہی خاموش کھڑا اسے دیکھتا رہا پھر بولا۔ لہجہ ہموار تھا۔

"غلط۔۔۔وہ تنک کر بولی۔۔۔تم ایک پہاڑی بکرے ہو۔ سنا تم نے، ایک پہاڑی بکرے۔"

چلا چلا کر کہتی وہ اسکے ذہن میں اس بات کو راسخ کروانا چاہتی تھی۔

"شکریہ، کچھ اور۔۔۔؟" بنا اسکی بات کا اثر لئے وہ مصنوعی احترام سے کہتا استفسار کر رہا تھا اور اس پر اپنی بات کا اثر نہ ہوتا دیکھ ہیزل کا بلڈ پریشر آخری حد کو چھونے لگا تھا۔

"زید ابتہاج میں تم سے اپنی ہر ایک بے عزتی کا بدلہ لوں گی۔ یاد رکھنا میری بات کو، اور ابھی تو اسائیمنٹ کا حساب بھی نکلتا ہے۔"

اب کہ چند ایک گہرے سانس لے کر خود کو کمپوز کرتی وہ جتاتے انداز میں بولی۔

"میں انتظار کروں گا۔۔۔" ایک گہری نگاہ اسکے سرخ پڑ چکے چہرے پر ڈالتا وہ کہہ کر وہاں سے نکل گیا جبکہ پیچھے ہیزل خون کے گھونٹ بھر کر رہ گئی۔

دوسری جانب زیداب پورچ سے گزر کر انٹری ڈور عبور کرتا گھر کے اندر داخل ہوا تھا۔

"اسلامُ علیکم ممی۔"

لاؤنج میں قدم رکھتے ایک صوفے پر دراز ہو کر شرمین کو پکارا جو اسے لاؤنج کیساتھ ملحقہ کچن میں کھڑی دکھائی دے گئی تھیں۔

"وعلیکم اسلام، آگیا میرا بیٹا۔۔۔ کیسی رہی آج کی میٹنگ؟"

وہ کچن سے باہر نکل کر مدھم سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے اسکے نزدیک آئیں۔

"بہت اچھی۔۔۔"

وہ مطمئن دکھائی دیتا تھا۔ البتہ لہجہ الجھن بھرا تھا۔

"تمہارے ڈیڈ نہیں آئے ساتھ؟" لاؤنج میں قندیل اور ہیزل کے مچائے گئے طوفان کے باعث بکھرے کشن درست کرتے استفسار کیا۔

"ڈیڈ، عبید انکل کے ساتھ ایک پرانے شناسا کی عیادت پر گئے ہیں۔" وہ سوچ سوچ کر کہہ رہا تھا۔

"یہ سب تو ٹھیک ہے، مگر تمہارے چہرے پر بارہ کیوں بجے ہیں؟" کشن درست کر کہ اسکے مقابل سوفے پر ٹکتے بغور اسکے انداز کو دیکھا۔

"باہر آپکی چہیتی سے عزت افزائی کروا کر آرہا ہوں ممی۔"

اس نے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کی مدد سے پیشانی مسلتے گردن صوفے کی پشت پر ٹکائی۔

اور اب کہ انہوں نے ٹھہر کر بغور اسے دیکھا تھا۔

"ہیزل ایک اچھی لڑکی ہے زید۔"

www.novelsclubb.com

کچھ تھا ان کے لہجے میں، زید نے بے اختیار سیدھے ہوتے ہوئے انہیں دیکھا۔ پھر ایک گہری سانس بھرتے بات کا آغاز کیا۔

"میں جانتا ہوں آپ ہم دونوں کے بارے میں کیا سوچ رکھتی ہیں ممی، مگر ایسا ناممکن سمجھیں کیونکہ ہیزل عبید کی نظر میں میں ایک پہاڑی بکرا اور سر قیوم کا چمچہ ہوں۔"

وہ بلا ارادہ ہنس پڑا۔

مگر شرمین سنجیدہ دکھائی دیتی تھیں۔

"ایک بار عبید بھائی اور طاہرہ سے بات کرنے میں کیا حرج ہے زید؟ تمہارے ڈیڈ کی بھی یہی خواہش ہے۔"

www.novelsclubb.com

"مگر ہیزل کبھی نہیں مانے گی ممی، بچپن سے جانتا ہوں میں اسے۔ اور یہ بھی کہ وہ مجھے بلکل پسند کرتی۔"

برجستہ کہا۔ مگر اب کی بار لہجے میں نجانے کیوں مگر افسوس واضح تھا۔

"اور تمہارا، تمہارا کیا ماننا ہے؟" وہ دوبدو بولیں۔

"موصوف تو محبت میں گوڈے گوڈے ڈوبے ہوئے ہیں۔"

ایک آواز۔۔۔

ایک مردانہ آواز۔۔۔۔

اور وہ دونوں چونک کر پلٹے جہاں ابھی ابھی نثار ابتہاج کی آمد ہوئی تھی۔

"ڈیڈ۔۔۔"

شرمین کے سامنے ان کے اس جملے پر وہ بے ساختہ سرخ ہوا جبکہ نثار ابتہاج اسکے برابر صوفے پر ٹکتے قہقہہ لگا گئے۔

www.novelsclubb.com

"کیا تمہارے ڈیڈ سچ کہہ رہے ہیں زید؟" شرمین کے لہجے میں اشتیاق سا امڈ آیا تھا۔

"نہیں بیگم مذاق کر رہا تھا۔" ان کی مسکراہٹ تھمی۔

اور شرمین کا سارا اشتیاق جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔

"خیر اگر ہیزل نہیں تو پھر قندیل سہی، تمہیں اس پر تو اعتراض نہیں ہونا چاہیئے زید۔۔۔"

شرمین آج اسے راضی کر کہ ہی دم لینا چاہتی تھیں۔

دوسری جانب اب کہ زید کے چہرے پر تاریک سایہ لہرایا تھا۔۔۔

جبکہ اسکے برابر بیٹھے نثار ابتہاج نے کھنکار کر گلا صاف کرتے ایک بار پھر بات کا آغاز کیا تھا۔

"میرا ماننا ہے کہ ہم عبید اور طاہرہ کے سامنے ہیزل کا پرووپوزل رکھیں، پھر اگر ہیزل کی طرف سے واقعی انکار ہوا تو قندیل کے بارے میں بات کرنے میں کوئی حرج نہیں۔"

"بجا فرمایا۔۔۔" شرمین کھل اٹھیں۔

جبکہ زید کے چہرے کی جوت ماند پڑی۔ کیونکہ ہیزل کا جواب وہ اچھے سے جانتا تھا اور یہ بھی کہ اگر وہ انکار کرے گی تو وہ کبھی اسکے پیچھے نہیں جائے گا بلکہ کنارہ کر لے گا۔ کیونکہ وہ زید ابتہاج تھا، جو رشتوں میں زبردستی کا قائل نہ تھا۔

مگر یہ سوچ ابھی سے اسکا دل خالی کر رہی تھی۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

وقت کا اڑتا گھوڑا ابنار کے ہواؤں کو چیرتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔۔۔

وقت نے نہ رکنا تھا اور نہ ہی وہ رکا۔۔۔

اور اسی کیساتھ ہماری کہانی دو ہفتے آگے چلی آئی۔۔۔۔

ایک نئی رات میں۔۔۔۔

جہاں۔۔۔

ایک آرٹ ایگزیبیشن سے نکل کر کیب میں بیٹھتی ہیزل عبید ساتھ موجود سارہ سے محوِ گفتگو تھی۔ گفتگو کا موضوع صرف ایک شخص تھا۔

"زید ابتہاج۔"

"پاگل لڑکی مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا کہ وہ زویا سے قاسم [ان کا کلاس فیلو] کی بجھوائی گئی کوئی فائل لے رہا تھا، اسائیمنٹ نہیں۔"

سارہ کی زید اور زویا کے متعلق چند پل پہلے کہی گئی بات کے جواب میں ہیزل نے تیزی سے رخ موڑ کر بیک سیٹ پر اپنے برابر بیٹھی سارہ کو دیکھا۔

"ہاں! جیسے مجھے تو وحی نازل ہوئی تھی نہ کہ تم اُسے یہ سب کہنے جا رہی ہو، جو میں پہلے سے تمہیں روکتی۔"

سارہ نے برا سا منہ بنایا تھا۔

"خیر! کوئی نہیں اس بے عزتی کا وہ حقدار تھا اور ابھی تو بہت سے بدلے نکلتے ہیں میرے اسکی طرف۔ تم بس دیکھتی جاؤ میں اس زید ابتہاج کی عقل کیسے ٹھکانے لگاتی ہوں۔"

اسکی آنکھوں میں اس پل شیطانی چمک تھی۔ سارہ کے گلے میں گلٹی سی ابھر کر ڈوبی۔

"کیا پلان کیا ہے تم نے؟ مجھے تمہارے ارادے خطرناک لگ رہے ہیں۔"

قدرے سنبھل کر پوچھا۔

"تمہیں پتہ ہے سارہ میں بہت دنوں سے ایک موقع کی تلاش میں تھی۔ ایک موقع۔۔۔۔خواب کی سی کیفیت میں کہا۔۔۔۔ایک ایسا موقع جو زید ابتہاج کو یہ بتا سکے کہ ہیزل عبید کون ہے۔اور پتہ ہے کیا؟ زید نے خود وہ موقع مجھے فراہم کر دیا۔ میرا پروپوزل بھجوا کر۔"

ایک جذب سے کہتے رخ موڑ کر سارہ کو دیکھا۔جس نے اگلے ہی پل اس تیزی سے گردن موڑی تھی کہ ہڈیوں کے چٹخنے کی آواز صاف سنائی دی۔

اور عین اسی پل ڈرائیور نے بھی ایک موڑ کاٹا۔اب کہ ان کا گھر کافی نزدیک تھا۔

"تت۔۔۔تم نے کہا زید ابتہاج نے تمہارے لئے پروپوزل بھجوایا ہے۔۔۔۔"

سارہ کی آنکھیں مارے صدمے کے پھٹنے کے قریب تھیں۔

"نثار انکل اور شرمین آنٹی نے ممی اور ڈیڈ سے بات کی ہے۔یعنی ظاہر ہے زید کی مرضی بھی اس میں شامل ہو گی۔"

کسی خیال کے تحت مسکراتے ہوئے اس نے نگاہیں کھڑکی سے باہر بھاگتے منظر پر ٹکادیں۔البتہ سارہ ہنوز صدمے کی کیفیت کا شکار تھی۔

"تم۔۔۔تم ہیزل مجھے ایک بات بتاؤ آخر تمہیں زید ابتہاج سے مسئلہ کیا ہے؟ کیونکہ جہاں تک میرا پالا اس سے پڑا ہے وہ نہایت سلجھی ہوئی طبیعت کا سمجھ بوجھ رکھنے والا ایک میچیور انسان ہے۔میرے نزدیک تمہارے لئے اس سے بہتر مرد کوئی اور نہیں ہو سکتا۔"

سارہ اب کہ سنجیدہ ہوئی تھی۔کیونکہ اس سوال کا جواب وہ واقعی جاننا چاہتی تھی۔

دوسری جانب رخ پھیر کر باہر کے منظر پر نظریں ٹکائے بیٹھی ہیزل کی آنکھوں میں نجانے کیوں مگر اس سوال پر کرچیاں سی چبھی تھیں۔بہت سے منظر ذہن کر پردے پر لہرائے۔

www.novelsclubb.com

" صحیح کہا تم نے۔۔۔بد قت تمام خود کو سنبھالتے اس نے نگاہیں ایک بار پھر پھیر کر اسے دیکھا۔۔۔وہ واقعی ایک سمجھ بوجھ رکھنے والا میچیور مرد ہے۔اور شاید اس سے بہتر مرد اس دنیا میں کوئی اور نہ ہو۔مگر پتہ ہے کیا سارہ۔۔۔۔وہ تلخی سے مسکرائی۔سارہ نے بغور اسے دیکھا۔آج سے پہلے اس نے ہیزل کے چہرے پر ایسے تاثرات کبھی نہیں دیکھے تھے۔۔۔۔۔اسکی اسی سمجھ بوجھ نے میری سمجھ بوجھ کو کہیں بہت پیچھے چھوڑ دیا۔ہیزل عبید ایگزام میں ۹۵ فیصد نمبر لیتی تو اسے سراہنے کے بجائے کہا جاتا کہ زید ابتہاج نے تو ۹۸ فیصد نمبر لئے ہیں۔ڈیڈ نے ہمیشہ میرا اور اسکا موازنہ کیا ہے سارہ۔وہ سنجیدہ طبیعت کا مالک تھا۔جبکہ میں ہنسنے بولنے والی ایک چلبلی لڑکی تھی۔جس نے کبھی ڈیڈ کی بات پر بظاہر کان نہیں دھرے مگر میرے دل کے اندر بہت اندر کہیں اس موازنے نے زید ابتہاج کیلئے نفرت سی بھر دی۔ اور دیکھو آج پھر ڈیڈ کی نظروں میں وہ معتبر بن گیا۔اب ڈیڈ چاہیں گے کہ ان کی یہ

www.novelsclubb.com

پھوہڑ اور ضدی بیٹی اس مسٹر پرفیکٹ کیساتھ شادی کر کہ خوش رہے۔ کیونکہ خاندان میں تو کسی نے میرا رشتہ مانگنا نہیں ہے۔ میری طبیعت سے واقف جو ہیں۔ جبکہ زید ابتہاج تو بہت اعلیٰ ظرف ہے جو ڈیڈ کے مطابق آنکھوں دیکھی مکھی نگل رہا ہے۔ مگر میں ایسا نہیں ہونے دوں گی، تم دیکھنا سارہ اس بار میں زید ابتہاج کو کامیاب نہیں ہونے دوں گی۔"

ہیزل کی آنکھوں میں شعلے سے پھوٹے۔اور سارہ نے تاسف سے اسے دیکھا۔

"مگر اس سب میں زید کا کیا قصور ہے ہیزل؟ کہیں اس سے دشمنی نبھاتے نبھاتے تم خود کو نہ کھو دو۔"

اسکے لہجے سے پریشانی چھلکتی تھی۔وہ ہیزل کیلئے فکرمند تھی۔

"اسی کا قصور ہے سارہ۔سب اسی کا قصور ہے۔"

www.novelsclubb.com

ہیزل کے لبوں سے الفاظ آزاد ہوئے اور اسی کیساتھ کیب اس کی کالونی کے باہر آ کر رکی۔

"چلتی ہوں، تم گھر پہنچ کر مجھے انفارم ضرور کر دینا۔" کیب کے رکتے ہی درمیان میں حائل ہینڈ بیگز میں سے اپنا بیگ اٹھاتی وہ بنا اسکی طرف دیکھے دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔ پیچھے سارہ نے کالونی کے گیٹ کے پیچھے گم ہونے تک اسکی پشت کا تعاقب کیا تھا۔۔۔

پھر کچھ پل مزید گزرے۔۔۔

سارہ کی کیب دوبارہ منزل پر روانہ ہو گئی۔ جبکہ کالونی میں ابھی ابھی داخل ہوئی ہیزل عبید کا سامنا اس شخص سے ہوا جس سے سامنا نہ ہونے کی دعا وہ پورے سفر میں کرتی رہی تھی۔

"کیسی ہیں آپ ہیزل؟ دراصل آپ سے ایک اہم بات کرنی ہے۔ کیا ہم کالونی کے پارک تک جا سکتے ہیں؟" سامنے سے چلا آتا وہ اس سے دو قدموں کے فاصلے پر رک کر قدرے خوشگواریت سے بولا۔

شاید وہ اسے وہاں پا کر خوش ہوا تھا۔

ہیزل نے بنا چونکے اسے دیکھا گویا اس لہجے کے پیچھے چھپا مقصد جانتی ہو۔

"بہتر۔۔۔" پھر یک لفظی جواب دیتے قدم آگے کی جانب بڑھا لئے۔ البتہ چہرے کے تاثرات پتھر تھے۔ شاید وہ اپنے پلان کو آج ہی ایگزیکیوٹ کرنے کا ارادہ کر بیٹھی تھی۔

اور پھر کچھ ہی پل گزرے جب وہ دونوں کالونی کے پارک میں آ پہنچے۔

زید نے اشارے سے اسے ایک طرف لگے بینچ پر بیٹھنے کا کہا اور پھر اسکے بیٹھتے ہی خود بھی درمیان میں کافی فاصلہ رکھ کر بینچ ہی پر ٹک گیا۔

پھر چند پل یونہی خاموشی کی نذر ہوئے۔۔۔۔

"آپ سے ایک ضروری بات کرنی تھی۔"اس خاموشی کے تسلسل کو زید کی آواز نے توڑا۔

"میں سن رہی ہوں۔" سپاٹ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیزل دراصل میں ہمارے رشتے کے متعلق۔۔۔۔"

"میری طرف سے انکار ہے۔"ابھی وہ اپنی بات پوری بھی نہ کر پایا تھا جب ہیزل کی آواز پر ٹھہر کر اسے دیکھنے لگا۔پھر ایک گہری سانس بھرتا سیدھا ہوا۔

کیونکہ وہ اس جواب کیلئے پہلے سے تیار تھا۔مگر ایک چیز تھی جس کیلئے زید ابتہاج تیار نہ تھا۔اور وہ تھے ہیزل کے چہرے پر دکھائی دیتے تاثرات۔

"ہیزل آپ۔۔۔۔"

"میری طرف سے انکار ہے زید ابتہاج۔۔۔۔ایک بار پھر اسکی بات بیچ میں کاٹی اور اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔ تمہیں کیا لگا تھا کہ تم میرے گھر پروپوزل بھجواؤ گے اور میں ہنسی خوشی راضی ہو جاؤں گی؟ نہیں زید ابتہاج وہ اور لڑکیاں ہوں گی جو تمہاری ایک نظرِ عنایت کیلئے مرتی ہوں گی۔۔۔۔زید کا چہرہ تاریک پڑا۔۔۔ مگر میں ہیزل عبید ہوں جو تمہارے لئے صرف ایک جذبہ محسوس کرتی ہوں اور وہ ہے نفرت۔۔۔۔مجھے تمہارے چہرے سے، تمہارے وجود سے نفرت ہے زید ابتہاج۔۔۔۔زید کو ماحول میں گھٹن سی بڑھتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔بہت اچھے سے جانتی ہوں کہ میرے باپ کی نظروں میں معتبر بننے کیلئے تم نے یہ ڈھونگ رچایا ہے۔ورنہ میں تو وہی ہیزل عبید ہوں جسے تم نے آج تک کبھی برداشت نہیں کیا۔میری طرف سے صاف انکار ہے۔بتانا چاہو تو بتا دینا ڈیڈ کو بھی کہ یہ انکار میری طرف سے ہوا ہے۔زیادہ سے زیادہ طعنے دیں گے وہ،

www.novelsclubb.com

کہیں گے ہیرے جیسا لڑکا اپنے ہاتھوں سے گنوا دیا میں نے، تو منظور ہے مجھے ان کہ طعنے، مگر تمہارا ساتھ نہیں منظور۔"

تیز تیز بولتے اب کہ اس کا تنفس اکھڑنے لگا تھا۔ گہرے گہرے چند سانس لے کر اس نے خود کو کمپوز کیا اور ایک نگاہِ غلط اس کے دھواں دھواں ہوتے چہرے پر ڈال کر آگے بڑھ گئی۔

جب۔۔۔۔

"آئی ایم سوری ہیزل۔۔۔۔ زید اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا۔ ہیزل کے چلتے قدم بھی تھمے۔۔۔۔ آئی ایم رئیلی سوری۔ مجھے نہیں معلوم تھا جسے میں بیزاریت سمجھتا ہوں وہ نفرت ہے۔۔۔۔ لہجے میں تاسف ہی تاسف تھا۔۔۔۔ مگر آپ بے فکر رہیں میں اس رشتے سے انکار کر دوں گا۔۔۔۔ ہیزل کے چہرے پر استہزائیہ

www.novelsclubb.com

مسکراہٹ ابھری گویا وہ جانتی ہو کہ وہ خود سے ایسا کبھی نہیں کرے گا۔ مگر وہ مزید کچھ کہہ رہا تھا۔۔۔۔کیونکہ میں "محبت "میں زبردستی کا قائل نھیں ہوں۔"

وہ ٹھہرا۔۔۔

دوسری جانب اسکی طرف پیٹھ کئے کھڑی ہیزل کی آنکھوں میں اب کہ بے یقینی ابھری۔۔۔۔

ایسے جیسے اپنی سماعت پر یقین نہ آیا ہو۔۔۔۔

جبکہ زید اب اسکے ایک طرف سے نکل کر آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

کندھے ڈھلکے ہوئے تھے۔اور انداز شکست خوردہ سا تھا۔

اور زید کی چال میں آنے والی اس تبدیلی کو پیچھے بت کی مانند کھڑے رہ جانے والی ہیزل نے بخوبی محسوس کیا تھا۔

ایک نیا دن شہر پر طلوع ہوا۔۔۔

بوجھل اور حبس زدہ دن۔۔۔

جو ہیزل عبید کیلیئے ایک بڑی اطلاع کیساتھ وارد ہوا تھا۔۔۔

آج علی الصبح اسے زید ابتہاج کے انکار کی خبر ملی تھی۔ جو اسکیلیئے حیران کن تھی۔

کیونکہ اسکے انکار نے نہ صرف عبید اکمل کو ناراض کیا تھا بلکہ نثار ابتہاج اور شرمین کو طاہرہ اور عبید کے سامنے شرمندہ بھی کیا تھا۔۔۔

مگر اس سب سے آگے عبید اکمل کی زید کیلیئے ناراضگی اسے اندر ہی اندر سرشار کر رہی تھی۔

منظر ہے حالیہ دن کی رات کا جہاں ہیزل عبید کے رو ہاؤس میں ڈائینگ میز پر معمول کے مطابق خاموشی کا راج تھا۔۔۔

سب اپنی اپنی پلیٹوں پر جھکے کھانے سے انصاف کر رہے تھے، مگر کوئی تھا جس کی توجہ کھانے کے بجائے سربراہی کرسی پر براجمان عبید اکمل کی طرف تھی۔

www.novelsclubb.com

جیسے وہ ان سے کسی بات کی توقع رکھتی ہو۔ مگر اسکی توقع کے برعکس انہوں نے شرمین اور نثار ابتہاج کی اسکے اور زید کے رشتے سے متعلق کہی گئی باتوں کا ذکر بلکل نہیں چھیڑا تھا۔

کافی دیر کے انتظار کے بعد وہ بھی مصروف سے انداز میں کھانے کی طرف متوجہ ہو گئی۔

جب۔۔۔۔

"ہیزل تمہارے سمیسٹر اگزامز ہونے والے ہیں نا، تیاری کیسی ہے؟"

عبید اکمل کی آواز نے اس خاموشی کے تسلسل کو توڑا۔۔۔

جہاں ہیزل بے اختیار سیدھی ہوئی۔ وہیں طاہرہ اور قندیل نے بھی نظریں اٹھائیں۔

"اچھی تیاری ہے ڈیڈ۔"

www.novelsclubb.com

مختصر سا جواب دیتی وہ پھر سر جھکا گئی۔ جب ان کی کہی گئی اگلی بات نے اسے جھٹکے سے سر اٹھانے پر مجبور کیا۔

"امید کرتا ہوں تمہارا جی پی اے اچھا بنے گا۔ زید سے زیادہ نہ سہی کم از کم اس جتنے ہی مارکس لے لینا تاکہ مجھے لوگوں، خصوصاً نثار کے سامنے سبکی محسوس نہ ہو۔"

وہ کہہ کر رومال سے ہونٹ تھپتھپاتے ڈائننگ میز سے اٹھ کھڑے ہوئے جبکہ ہیزل کا دل پل میں ہر چیز سے اچاٹ ہوا تھا۔ وہ بھی بے دلی سے پلیٹ کھسکا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

پیچھے قندیل اور طاہرہ نے خاموش نظروں کا تبادلہ کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

حال سے ماضی۔۔۔

اور ماضی سے حال۔۔۔۔

کئیں دن یونہی گردشِ وقت میں آکر گزر گئے۔۔۔

زید ابتہاج کے انکار کو اب ایک ہفتہ بیت چکا تھا۔۔۔۔

اور اس ایک ہفتے میں ہیزل کا زید سے سامنا کم ہی ہوا تھا۔ کیونکہ اُس دن کے بعد سے وہ اُس کے گھر نہیں گئی تھی اور یونیورسٹی میں بھی کلاس کے سوا اگر وہ اسے کہیں دکھائی دے جاتا تو وہ راستہ بدل لیتی۔ اور زید کا حال بھی کچھ ایسا ہی تھا۔ وہ دونوں گویا ایک دوسرے سے نظریں چراتے پھر رہے تھے۔۔۔۔

کیونکہ دونوں کو اپنے مابین ہوئی آخری گفتگو پوری جزئیت کیساتھ یاد تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس سب سے آگے جہاں ہیزل عبید اپنے باپ کی زید سے ناراضگی پر خوش تھی۔

وہیں زید کے آخری الفاظ اسکے لئے الجھن کا سبب بنے ہوئے تھے۔۔۔

"کیا زید ابتہاج اس سے محبت کرتا تھا۔۔؟"

یہ ایک سوال کسی پہیلی کی طرح اسکے دماغ میں گردش کرتا رہتا اور وہ چاہ کر بھی سر نہ جھٹک پاتی۔۔۔

مگر۔۔۔

اسی دوران کچھ ہوا۔۔۔

کچھ ایسا جو کم از کم ہیزل کی توقع کے بلکل برعکس تھا۔۔۔

یا یہ کہا جائے کہ ایسا کچھ اس نے کبھی خواب میں بھی نہ سوچا تھا تو غلط نہ ہوگا۔۔۔

کیونکہ اُس واقعے کے پورے ایک ہفتے بعد شرمین اور نثار ابتہاج کی ان کہ گھر آمد ہوئی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور آمد کی وجہ "قندیل" تھی۔۔۔۔

ہاں! قندیل۔۔۔

کیونکہ وہ دونوں زید کیلئے قندیل کا رشتہ لے کر آئے تھے۔۔۔۔

اور اصل معنوں میں ہیزل کو شاک تب لگا جب عبید اکمل نے بنا پچھلی بات کو درمیان میں لائے ان کے اس پروپوزل کو ہنسی خوشی قبول کر لیا۔ اور نہ صرف انہوں نے بلکہ طاہرہ اور قندیل نے بھی اس رشتے پر کوئی اعتراض ظاہر نہ کیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اب کہ اس کہانی کو یہیں روک کر آہستگی کیساتھ دبے قدموں چل کر آتے دوبارہ میرے کمرے میں قدم رکھیں گے۔ جہاں اسٹڈی ٹیبل پر پڑی ڈائری کے آگے کے صفحات اب خالی ہیں۔۔۔

یعنی جس ادھوری کہانی کو پڑھنے کا آغاز ہم نے کیا تھا اسے ہم پڑھ چکے۔۔۔

اور اب اس ڈائری کے صفحات منتظر ہیں اس دن کے جب اس میں تحریر ادھوری کہانی کو مکمل کیا جائے گا۔۔۔

اسٹڈی ٹیبل کے نزدیک لگی چیئر پر میں اپنی ڈائری کے خالی صفحات پر نظریں ٹکائے بیٹھی پراگندہ سوچوں کا شکار تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"کیا مجھے اس کہانی کو مکمل کرنا چاہیئے؟"

"کیا میری اس کہانی کو کوئی قدردان قاری ملے گا۔۔۔؟"

"یا مجھے ایک نئی لکھاری سمجھ کر فراموش کر دیا جائے گا؟"

"پچھلے ماہ بھی میں نے ایک افسانہ شائع کروایا تھا۔ مگر کوئی فائدہ نہ ہوا تھا۔۔"

انہی سوچوں کے جھرمٹ میں ایک آواز نے مجھے اپنی جانب متوجہ کیا۔ آواز جو فون کی بیپ کی تھی۔۔۔

بہت سے خیال ذہن سے جھٹکتے میں نے نزدیک رکھا اپنا فون اٹھایا۔۔۔

نوٹیفیکیشن میرے انسٹا گرام اکاؤنٹ پر آنے والے ایک ڈی ایم کا تھا۔۔۔

بے توجہی کے عالم میں میں نے اس ڈی ایم کو کھولا تو وہ ایک قاری کی طرف سے کیا جانے والا چھوٹا سا تبصرہ تھا۔۔۔

جس کے الفاظ کچھ یوں تھے۔۔۔۔

"اسلامُ علیکم مصنفہ صاحبہ! پچھلے ہفتے آپکے ایک افسانے کو پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ اور میں تب سے آپکو انسٹا گرام پر تلاش کر رہی تھی۔ کیونکہ عموماً بہت سے لکھاریوں کا اکاؤنٹ انسٹا گرام اور فیس بک پر دیکھنے کو مل جاتا ہے۔ بلآخر آپکا اکاؤنٹ مل گیا۔

اور اسے دیکھ کر پتہ لگا آپ ایک نئی لکھاری ہیں۔سب سے پہلے تعریف کروں گی آپکے افسانے کی جسے پڑھ کر بلکل بھی ایسا نہ لگا کہ وہ کسی لکھاری کی پہلی کوشش تھی۔اندازِ بیاں اور الفاظ بہت خوبصورت تھے۔اور جو سبق آپ نے اُس افسانے کے زریعے دیا وہ بھی کمال تھا۔

بہت سی دعائیں آپکے آگے کے سفر کیلیئے،اللہ پاک آپکو کامیابی دیں۔اور آپکے قلم میں برکت عطا کریں[آمین]"

میں نے اس تبصرے کو مکمل کیا۔اور پھر کافی دیر تک فون کی اسکرین پر نظریں ٹکائے بے یقین سی بیٹھی رہی۔۔۔

وہ لمحہ،وہ لمحہ خوشی کا لمحہ تھا۔۔۔سرشاری کا لمحہ تھا۔

کسی نے مجھے سراہا تھا۔۔۔کسی نے میرے کام کو سراہا تھا۔

مجھے نئی لکھاری سمجھ کر نظرانداز نہ کیا گیا تھا۔

اور اسی لمحے، بس اسی لمحے مجھے احساس ہوا کہ مجھے اپنا کام نہیں ترک کرنا چاہیئے۔

ایک ان دیکھی خوشی کی لہر میرے رگ و پے میں سرایت کر گئی اور میں نے ایک فیصلہ لیا۔۔۔۔

اپنی ادھوری کہانی کو مکمل کرنے کا فیصلہ۔۔۔۔

اور اسی پل اپنا فون ایک طرف کرتے میں نے اپنا قلم اٹھایا اور ڈائری کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔

اور اگلے چند ہی لمحوں میں میری ڈائری کے خالی رہ جانے والے صفحات میں سیاہی پھیلتی نظر آنے لگی تھی۔۔۔

ہر لکھاری کیلیئے اسکے قاری کا ایک خوبصورت تبصرہ کچھ اتنا ہی معنی رکھتا ہے شاید۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایک بار پھر اپنی ادھوری کہانی کی طرف چلے آتے ہیں، جسے بلآخر میں نے مکمل کرنا شروع کردیا تھا۔۔۔۔

اور اس کہانی کی کتاب میں اب کہ ہیزل عبید کو قندیل کے لئے آنے والے زید کے رشتے نے حیران کیساتھ ساتھ پریشان بھی کرر کھا تھا۔۔

کیونکہ اگر وہ شخص واقعی اس سے محبت کرتا تھا تو پھر آخر اسکی بہن کی زندگی کیوں برباد کرنے جارہا تھا۔۔۔؟

اس ایک سوال نے اسکے ذہن کو مفلوج کر دیا تھا۔ اور اس سب کے دوران ہیزل عبید نے ایک فیصلہ لیا۔۔۔

فیصلہ !

زید ابتہاج سے براہِ راست اس معاملے کے متعلق بات کرنے کا۔۔۔

کافی دنوں کی سوچ بچار کے بعد آج وہ منہ اندھیرے گھر سے نکل کر کالونی کے پارک تک آئی تھی کیونکہ جانتی تھی زید روزانہ اسی وقت جاگنگ کی غرض سے پارک آتا ہے۔

www.novelsclubb.com

اور پھر تھوڑی ہی دیر گزری تھی جب وہ اسے پارک کے اندر داخل ہوتا دکھائی دے گیا تھا۔۔۔

"زید، مجھے تم سے بات کرنی ہے۔" اسے پارک کے اندر آتا دیکھ وہ تیزی سے اسکے سر پر پہنچی اور بنا کسی تمہید کے بات کا آغاز کیا۔

دوسری جانب زید جو اسے وہاں پا کر ابھی اپنی حیرت پر قابو بھی نہ پا سکا تھا اسکے کہے گئے جملے پر ٹھٹھک سا گیا۔

"میں سن رہا ہوں۔" ایک سرسری نظر اطراف میں ڈال کر ہموار لہجے میں کہا۔ البتہ چہرے کے تاثرات نے الفاظ کا ساتھ نہ دیا تھا۔

"میں جو پوچھوں گی اسکا بلکل سچ سچ جواب دینا زید ابتہاج کیونکہ یہ میری بہن کی زندگی کا معاملہ ہے۔۔۔ اسکا لہجہ اٹل تھا۔ جیسے وہ سب کچھ پہلے سے سوچ کر آئی ہو۔۔۔ کیا تمہیں کبھی بھی مجھ میں ذرا برابر بھی دلچسپی رہی ہے؟۔۔۔ زید

نے بے اختیار تھکی ہوئی سانس خارج کی۔اب کہ اسے ہیزل کی بات سمجھ آنے لگی تھی۔۔۔۔اگر ہاں، تو پھر میری بہن کیلیئے پروپوزل بھجوانے کا مقصد۔۔۔؟"

مضبوط لہجے میں کہتے آخر میں اسکا لہجہ چبھتا ہوا تھا۔

"اگر تو یہ سب مجھ سے بدلہ لینے کی خاطر ہے زید ابتہاج، تو میری بہن کو اس سب سے دور رکھو۔وہ بہت معصوم ہے۔"

اسکی آنکھوں کی ساخت پر سرخی اتری۔آواز میں دباد با غصہ تھا۔

دوسری جانب زید کافی دیر تک خاموش رہا۔جیسے اس بات کے جواب کیلیئے کوئی معقول جملہ سوچ رہا ہو۔

www.novelsclubb.com

پھر بولا۔۔۔قدرے توقف کے بعد۔۔۔

"مجھے اندازہ نہ تھا آپ مجھے اتنا گرا ہوا سمجھتی ہیں۔پر خیر! جس سے نفرت ہو اسکے بارے میں ایسی رائے قائم کرنا مشکل بھی نہیں ہے۔۔۔۔اس نے نگاہیں اٹھا کر

ہیزل کی آنکھوں میں جھانکا۔اور اس پل اسکی آنکھوں میں کچھ تھا۔کچھ بہت منفرد اور جتاتا ہوا۔ہیزل ساکت ہوئی۔۔۔۔جہاں تک میری آپ میں دلچسپی کی بات ہے تو مِس ہیزل اب کہ جب میرا رشتہ قندیل سے طے ہے تو اس بات کا جواب دینے کا کوئی جواز باقی نہیں رہتا۔کیونکہ میں جس سے بھی رشتہ جوڑتا ہوں پورے خلوص کیساتھ جوڑتا ہوں۔اس لئے اپنی بہن کی طرف سے بے فکر ہو جائیں۔میں اسے خوش رکھوں گا۔"

اسکی آنکھوں میں دیکھتے قدرے ٹھہر ٹھہر کر الفاظ ادا کرتا اس پل وہ ہیزل کو پتھر کر گیا تھا۔۔۔

کیونکہ اس پل جہاں وہ قندیل کی طرف سے مطمئن ہوئی تھی۔ وہیں زید کی آنکھوں میں دکھائی دیتے تاثرات نے اسکے اندر ایک عجیب احساس کو جنم دیا تھا۔

جسے اس لمحے وہ کوئی نام نہیں دے پا رہی تھی۔ مگر بہت جلد وہ اس نئے احساس سے روشناس ہونے والی تھی۔۔۔

اور بہت جلد اسکی زندگی کروٹ بدلنے والی تھی۔ مگر اس وقت وہ خود بھی اس سب سے بے خبر تھی۔۔۔

صبح کے آغاز کیساتھ ہی زید سے ہوئی گفتگو کے بعد ہیزل کا پورا دن عجیب کشمکش میں گزرا تھا۔۔۔

ایک ویرانی سی تھی جو اندر کہیں سرایت کرتی جا رہی تھی۔۔۔

رات کے اس پہر کھانے سے فارغ ہو کر اپنے کمرے کی طرف جاتی ہیزل کو ٹی وی لاؤنج کے ایک صوفے پر قندیل بیٹھی دکھائی دے گئ تھی۔ کسی خیال کے تحت کمرے میں جانے کا ارادہ ترک کرتی وہ وہیں چلی آئی۔

نزدیک آتے قدموں کی آواز پر فون میں سر دیئے بیٹھی قندیل نے نظریں اٹھائیں تو ہیزل کو صوفے پر اپنے نزدیک ٹکتے دیکھا۔

"آپکا موڈ کافی دنوں سے آف ہے۔ اور آج صبح سے تو بیٹری بلکل ہی ڈاؤن لگ رہی ہے۔ مجھ سے بحث کرنا بھی آپ نے چھوڑا ہوا ہے آج کل۔ آخر کیا بات ہے؟"
اسکے بیٹھتے ہی فون ایک طرف کرتی قندیل سیدھی ہوئی۔ اور اسکا تفصیلی جائزہ لیتی بولی۔

www.novelsclubb.com

"ایک بات بتاؤ قندیل۔۔۔۔ تمہید باندھنے کی اسے عادت نہ تھی۔ اس نے بیٹھتے ساتھ ہی قندیل کی بات کو نظر انداز کرتے وہ بات چھیڑی تھی جس کیلیئے وہ یہاں آئی تھی۔۔۔۔ کیا تم زید سے رشتہ طے ہونے پر خوش ہو؟"

پیشانی پر بل تھے اور پر سوچ انداز میں چھوٹی ہوئی آنکھیں قندیل پر جمی تھیں۔

"کیا آپ میرا رشتہ زید بھائی سے طے ہو جانے پر پریشان ہیں؟"

قندیل نے بھی اسکی بات کو نظر انداز کرتے اپنے مطلب کی بات کہی اور دوسری جانب وہ پل بھر کیلیئے کنگ سی اسے دیکھے گئی۔۔۔۔

"آپی۔۔۔۔"

اسے خاموش دیکھ پھر پکارا اور اسی پل وہ چونک کر سیدھی ہوئی۔

"نہیں۔۔۔ نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔ میں بس یہ جاننا چاہ رہی تھی کہ تم خوش ہو نا؟" بدقت تمام خود کو سنبھالتی وہ کہہ پائی، البتہ دھڑکن بے ترتیب سی ہوئی تھی۔

"خوشی کا نہیں پتہ آپی۔البتہ مطمئن ضرور ہوں۔زید بھائی اچھے انسان ہیں۔"

"بھائی۔۔۔؟"وہ جو خود کو کمپوز کر چکی تھی اب کہ قدرے مسکرائی۔

"عادت چھوٹنے میں وقت لگے گا۔" قندیل نے سر کھجا کر معصومیت سے کہا تو وہ بھی ہلکے پھلکے انداز میں مسکرا دی۔البتہ ایک چبھن کا سا احساس اندر کہیں سر اٹھانے لگا تھا۔جس پر سے لاکھ کوششوں کے باوجود وہ توجہ نہیں ہٹا پا رہی تھی۔

پھر کچھ پل یونہی فضا میں تحلیل ہوئے۔اور قندیل سے بات کر کے مطمئن ہو چکی ہیزل اپنے کمرے میں جانے کے بجائے کھلی ہوا میں سانس لینے کی خاطر گھر سے باہر نکل آئی۔رخ سوسائٹی کے پارک کی جانب تھا۔

سوسائٹی پارک میں داخل ہوتے ہی وہ دونوں بازو باندھے درمیانی روش پر سیدھ میں چلنے لگی۔۔۔

www.novelsclubb.com

سیاہ ٹراؤزر اور قمیض پر ہم رنگ ڈوپٹہ مفلر کی طرح گلے میں ڈالے وہ بنا اطراف میں دیکھے آگے بڑھتی جا رہی تھی۔ذہن عجیب کشمکش میں گھرا تھا۔۔۔

"میں "محبت" میں زبردستی کا قائل نہیں ہوں۔"

ایک جملہ بازگشت کی طرح ذہن کے گرد منڈلانے لگا۔

"اب کہ جب میرا رشتہ قندیل سے طے ہے تو اس بات کا جواب دینے کا کوئی جواز باقی نہیں رہتا۔"

ایک اور جملے نے اندر کہیں سر اٹھایا۔اسکی آنکھوں میں کرچیاں سی چبھیں۔آخر کیا ہو رہا تھا اسکے ساتھ؟وہ خود بھی سمجھنے سے قاصر تھی۔

"کہیں اس سے دشمنی نبھاتے نبھاتے تم خود کو نہ کھو دو۔"

سارہ کا کہا گیا جملہ بھی ذہن کا دریچہ کھلا پا کر چپکے سے اندر داخل ہوا۔

اب کہ وہ پارک میں لگے ایک بینچ پر آکر بیٹھ گئی تھی۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے؟۔۔۔ بینچ پر بیٹھتے ہی اس نے گردن جھکا کر سر دونوں ہاتھوں میں تھام لیا۔۔۔آخر مجھے کیوں فرق پڑ رہا ہے اسکا رشتہ طے ہونے سے؟"

اس نے آنکھیں سختی سے میچ کر کھولیں۔

"کیا آپ ٹھیک ہیں ہیزل؟"

ایک آواز۔۔۔۔

ایک جانا پہچانا سا فکر مندی بھرا لہجہ۔۔۔۔

اور ہیزل نے تیزی سے سر اٹھایا۔۔۔

اب کہ وہ یک ٹک سامنے کھڑے شخص کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

"آپ ٹھیک ہیں؟" ایک بار پھر مقابل نے سوال پوچھا تھا۔ وہ بری طرح چونک کر سیدھی ہوئی۔ اور اگلے ہی پل تیزی سے اپنی جگہ سے اٹھی۔ مگر اس جلد بازی میں نزدیک موجود ایک پتھر سے اسکا پیر بری طرح ٹکرایا تھا۔

"آہ۔۔۔" کراہ اسکے لبوں سے آزاد ہوئی۔

"ہیزل۔۔۔" زید تیزی سے آگے آیا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں۔" ہاتھ اٹھا کر اسے رک جانے کا اشارہ کیا۔ البتہ پیر میں اٹھتی تکلیف کے باعث لب بھینچے ہوئے تھے۔

"آپ کو چوٹ آئی ہے۔" زید کی نگاہیں اسکے پیر پر ٹکی تھیں۔

"میں نے کہا میں ٹھیک ہوں زید، دور رہو تم مجھ سے۔"

وہ اس سختی سے بولی کہ زید جو اس سے دو قدموں کے فاصلے پر کھڑا تھا۔ وہیں جم گیا۔

"میں دور ہی ہوں ہیزل، میں ہمیشہ سے دور ہی تھا۔"

اسکے چہرے پر نظریں ٹکائے افسردگی سے کہا۔ دوسری جانب پل بھر کیلئے ہیزل کچھ بول نہ پائی۔ اسکی یہی باتیں اسکا اضطراب مزید بڑھانے لگی تھیں۔

"آپ یوں اکیلے گھر نہ جائیں میں قندیل کو فون کر دیتا ہوں وہ آکر آپکو لے جائے گی۔"

اسے خاموش پا کر کہا اور دوسرے ہی پل ہیزل نے ایک ناگوار نگاہ اس پر ڈالی۔ کچھ تھا جو اسے برا لگا تھا۔ کچھ تھا جو اسکی اذیت کو مزید بڑھا گیا تھا۔

"میں کوئی نازک کلی نہیں ہوں جو معمولی سی چوٹ سے بکھر جاؤں گی، میں ٹھیک ہوں اور مجھے کسی کی ضرورت نہیں۔" بمشکل درد پر قابو پاتے کہا۔ اور اسکی موجودگی کے باعث ہموار چال چلتی آگے بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

زید نے تاسف سے اسکی پشت کو دیکھا۔اور ہاتھ میں پکڑے فون پر اسی پل ایک نمبر ڈائل کر کہ کان سے لگایا۔۔۔

دوسری جانب آگے بڑھ چکی ہیزل کا پیر نہ صرف پتھر سے ٹکرایا تھا بلکہ ایک چھوٹا نوکیلا پتھر اسکے انگوٹھے میں چبھ کر اسے زخم بھی دے گیا تھا۔جہاں سے اب خون رسنے لگا تھا۔۔۔

کچھ دیر گزری۔۔۔

گھر پہنچ چکی ہیزل بنا کہیں رکے اپنے کمرے تک آئی تھی۔کمرے کا دروازہ بند کرتی نزدیکی دیوار کیساتھ رکھے کاؤچ پر گرنے کے سے انداز میں بیٹھی۔۔۔

مردہ نگاہیں اپنے انگوٹھے سے نکلتے خون پر تھیں۔۔۔

نجانے کس کیفیت کا شکار تھی وہ جو اپنے زخم پر مرہم تک نہ رکھ رہی تھی۔عین اسی پل اسکے کمرے کا دروازہ کھول کر کوئی اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

"آپی کیا ہوا ہے آپکو؟ زید بھائی کا فون آیا تھا۔" وہ تیزی سے اندر داخل ہوئی۔ ہاتھ میں فرسٹ ایڈ باکس تھا۔ جواب اسکے قدموں میں بیٹھتے اس نے فرش پر بچھے قالین پر رکھ دیا تھا۔

"آپی کیا ہوا ہے؟ کچھ تو کہیں، کافی دنوں سے پریشان لگ رہی ہیں۔ مگر کچھ بتا بھی نہیں رہیں۔" اسے ہنوز مکمل خاموشی سے اپنے زخم کو تکتے دیکھ وہ پریشانی کے عالم میں کہہ رہی تھی۔ البتہ ہاتھ اب اسکے زخم پر مرہم رکھ رہے تھے۔

"آپی۔۔۔" اسکی بینڈیج کر کہ وہ اٹھی اور صوفے پر اسکے مقابل آ کر ٹک گئی۔

"میں ٹھیک ہوں قندیل۔" ہیزل نے اسکی جانب دیکھے بنا کہا اور صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"آپی اس طرح مجھے نظرانداز کر کہ آپ مجھے ٹال نہیں سکتی۔ کیونکہ میں مسلسل دیکھ رہی ہوں آپ پریشان ہیں۔ پچھلے ایک ہفتے سے آپ یونیورسٹی نہیں گئیں۔ گھر میں بھی گم سم رہتی ہیں۔ آخر مسئلہ کیا ہے؟"

اب کہ قندیل عاجز آئی تھی۔

"قندیل میں بہت تھک گئی ہوں، ریسٹ کرنا ہے۔ تم جاؤ۔" بنا اسکی بات کا اثر لئے قدرے ہموار لہجے میں کہا اور آگے بڑھ کر اپنے بیڈ پر جا کر لیٹتے ہوئے کمفرٹر اپنے اوپر ڈال لیا۔

پیچھے قندیل بہت دیر تک الجھی الجھی یونہی کھڑی رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

جب۔۔۔

"لائٹ آف کردو قندیل پلیز۔" ہیزل کی آواز پر سر جھٹک کر سیدھی ہوئی۔ اور کمرے کی لائٹ آف کرتی باہر نکل گئی۔

پیچھے اپنے بیڈ پر کروٹ کے بل لیٹی ہیزل نے تھکان بھری سانس خارج کی تھی۔

بے بسی سی بے بسی تھی جو اسی پل بائیں آنکھ کے کنارے سے ایک آنسو نکل کر نیچے لڑھکتا تکیے میں جذب ہوا تھا۔۔۔۔

ایک اور سنہری صبح شہر پر اتری تو اس نے دیکھا کہ ہیزل عبید کے گھر میں شرمین اور نثار ابتہاج کی آمد ہوئی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور آمد کی وجہ ہے قندیل اور زید کی منگنی کی تاریخ طے کرنا۔۔۔

تو آئیں ایک بار پھر چلے آتے ہیں ہیزل کے رو ہاؤس میں جہاں لاؤنج سے آتی آوازیں کچن میں چائے بناتی ہیزل کے کانوں سے ٹکراتی اسے اذیت کی ایک نئی کیفیت سے دوچار کر رہی تھیں۔

جیسے تیسے کر کہ چائے بنا کر اسے قندیل کے ہاتھوں لاؤنج میں بھجواتی وہ اپنے کمرے میں چلی آئی۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی دروازہ بند کرتی وہ دروازے سے پشت ٹکائے وہیں بیٹھتی چلی گئی تھی۔۔۔

پھر کتنی دیر بیتی اسے یاد نہ رہا۔۔۔

آنسو متواتر آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

سر درد سے پھٹنے لگا تھا۔۔۔۔

بمشکل خود کو گھسیٹتی وہ اٹھی اور چھوٹے چھوٹے قدم لیتی بیڈ پر آ بیٹھی۔۔۔

"زید ابتہاج تم نے مجھے ہمیشہ تکلیف پہنچائی ہے،اور آج تم ایک بار پھر میری اذیت کی وجہ بن رہے ہو۔"

لب بھینچے کہتے وہ چاہ کر بھی آج خود پر قابو نہ رکھ پائی تھی۔۔۔

باہر سے آوازیں آنا بھی اب بند ہو گئی تھیں۔شاید وہ لوگ واپس جا چکے تھے۔مگر ہیزل کا دماغ ایک ہی مدار میں گردش کر رہا تھا۔۔۔

بیڈ پر پیچھے کو ہو کر سر بیڈ کراؤن سے ٹکائے، نظریں دائیں طرف بنی کھلی کھڑکی سے نظر آتے باہر کے منظر پر ٹکائے وہ یونہی گم سم سی بیٹھی رہی۔۔۔

اور پھر کب یونہی بیٹھے بیٹھے وہ نیند کی وادی میں گم ہوئی اسے علم نہ ہو سکا۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہیزل کی آنکھ کھلی تو اطراف میں بہت سے لوگوں کی موجودگی کا احساس ہوا۔۔

مگر ایک احساس اور تھا جو ہر شے پر غالب تھا اور وہ تھا درد کا احساس۔۔۔

ایسے جیسے جسم ٹوٹ رہا ہو۔۔۔۔

اس نے بمشکل آنکھوں کے بھاری پپوٹوں کو ہلایا تو دھندلا سا منظر نظروں نے دیکھا۔۔۔

جہاں وہ ایک طرف اپنے نزدیک فکرمند سی قندیل کو کھڑا دیکھ پا رہی تھی۔ جبکہ دوسری طرف طاہرہ اسکے بیڈ پر بیٹھیں اس کے ماتھے پر پٹیاں رکھ رہی تھیں۔

سامنے کی جانب عبید اکمل کھڑے اضطرابی کیفیت میں اسے تک رہے تھے۔

"ہیزل۔۔۔"

"آپی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اسے آنکھیں کھولتا دیکھ بیک وقت تینوں کے لبوں سے اسکا نام ادا ہوا تھا۔

"ہیزل میری بچی کیا ہو گیا ہے تمہیں؟" اسکے ماتھے پر پٹی رکھتی طاہرہ نے شدید فکر مندی کے عالم میں اسے دیکھا تھا۔ ہیزل نے بدقت آنکھیں مکمل کھول کر باری باری ان تینوں کو دیکھا۔۔۔

"میں۔۔۔ میں ٹھیک ہوں۔" نقاہت زدہ سی آواز میں کہتے گویا ان تمام کو مطمئن کرنا چاہا تھا۔

"ڈاکٹر صائم تمہارا چیک اپ کر کہ گئے ہیں تھوڑی دیر پہلے۔ میں تمہارے لئے کچھ کھانے کو لاتی ہوں۔ جلدی سے کچھ کھا کر میڈیسن لے لو ہیزل۔" سر پر رکھی پٹی ہٹا کر وہ اسکا ماتھا چومتی اٹھ کھڑی ہوئیں۔ لہجے میں دنیا جہاں کی فکر پنہاں تھی۔

دوسری جانب وہ باہر نکلیں اور عبید اکمل آگے آئے تھے۔

کافی دیر تک وہ بنا کچھ کہے یونہی اسے دیکھے گئے۔ پھر آگے بڑھ کر نرمی سے اسکے بال سہلائے۔

"اللہ پاک تمہیں صحت دیں۔" کچھ تھا ان کے لہجے میں، ہیزل ان پر سے نظریں نہ ہٹا سکی۔ دماغ ان کے لہجے کی نرمی میں کہیں اٹک سا گیا تھا۔

دوسری جانب کچھ پل یونہی اسکے پاس کھڑے رہنے کے بعد وہ اسکے کمرے سے نکل گئے تھے۔ مگر ہیزل کی نگاہوں نے ان کے باہر نکلنے تک ان کی پشت کا تعاقب کیا تھا۔

پھر نظریں گھما کر قندیل کو دیکھا جو اسکے دیکھتے ہی دیکھتے اسے نظرانداز کرکہ وہاں سے جانے کیلئے آگے بڑھ گئی تھی۔

جب۔۔۔۔

"ناراض ہو۔" وہ بمشکل سیدھی ہو بیٹھی۔

"میں کون ہوتی ہوں آپ سے ناراض ہونے والی؟" قندیل کے لبوں سے الفاظ ادا ہوئے اور اسی سمے طاہرہ کمرے میں داخل ہوئی تھیں۔ ہاتھ میں تھامی ٹرے میں ہیزل کیلئے ہلکی غذا اور دوائی لے کر۔

قندیل خاموش ہو کر ایک طرف ہو گئی۔

پھر بہت دیر بیتی۔۔۔۔

طاہرہ ہیزل کو زبردستی کھانا ختم کروا کر دوائی دینے کے بعد اسے آرام کرنے کا کہہ کر کمرے سے باہر چلی گئی تھیں۔ ان کے ساتھ ہی قندیل بھی ہیزل کو بات کرنے کا موقع دیئے بنا باہر نکل گئی تھی۔ کیونکہ جانتی تھی کہ اسکا جواب اب بھی یہی ہوگا کہ: "مجھے کچھ نہیں ہوا۔"

www.novelsclubb.com

بہت دن بیتے۔۔۔۔

ہیزل کی طبیعت سنبھلنے میں نہیں آرہی تھی۔۔۔۔

جہاں طاہرہ اور عبید اسکی طبیعت کی خرابی کے باعث پریشان تھے۔ وہیں قندیل کو اس بات کی فکر لگی ہوئی تھی کہ آخر ایسی کیا بات ہے جو اسکی بہن کو یوں اندر ہی اندر کھا رہی ہے۔ مگر وہ چاہ کر بھی کسی نتیجے پر نہیں پہنچ پا رہی تھی۔۔۔۔

وہ نہیں سمجھ پا رہی تھی کہ جو خیال اسکے ذہن میں ہیزل کو لے کر آرہا ہے وہ درست ہے یا نہیں؟

مگر اسی دوران کچھ ہوا۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایک ایسا واقعہ جو قندیل کو اسکے سارے جواب دے گیا۔۔۔

"آپی زید بھائی آئے ہیں آپ سے ملنے۔۔۔"

آواز قندیل کی تھی جو ابھی ہیزل کے کمرے میں اسے زید کی آمد کی اطلاع دینے داخل ہوئی تھی۔

بیڈ پر نیم دراز ہیزل نے آنکھوں پر سے بازو ہٹا کر تحیر سے اسے دیکھا۔

"کیوں۔۔۔کیوں ملنے آیا ہے وہ مجھ سے ؟"اسکا لہجہ عجیب تھا۔کم از کم قندیل کو ایسا ہی لگا تھا۔

"کیا مطلب کیوں ؟آپکی عیادت کیلئے آئے ہیں۔"

قندیل نے نا سمجھی بھری الجھن سے اسے دیکھا۔جبکہ باہر موجود زید اس مکالمے کو سن کر لب کاٹتا وہیں ٹھہر گیا تھا۔

"مجھے کسی سے نہیں ملنا۔اس سے کہو یہاں سے چلا جائے۔"

اب کہ وہ اٹھ بیٹھی تھی۔رخ دائیں جانب موڑ لیا۔

"یہ کیا بات ہوئی آپی؟ وہ آپکی عیادت کیلئے آئے ہیں، اور میں ان سے کہوں کہ آپ نہیں ملنا چاہتیں۔"

قندیل کی پیشانی پر بل پڑے۔

ہیزل نے جواب نہ دیا۔۔۔

کیا کہتی کہ جس شخص کی وجہ سے وہ اس حال میں پہنچی تھی۔اسکی عیادت اسے نہیں چاہیئے تھی۔

"میرا اس سے ایسا کوئی رشتہ نہیں ہے قندیل جو وہ میری عیادت کرے۔اسے اس گھر میں آنا ہے وہ آئے، مگر جس سے رشتہ ہے اس سے مل کر چلا جائے۔مجھے ڈسٹرب نہ کرے۔۔۔"

لہجہ حتمی تھا۔

قندیل بے یقینی کے عالم میں کھڑی اسے یونہی دیکھتی رہی۔۔۔

جب۔۔۔۔

"قندیل آپ باہر جائیں، میں ہیزل سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔" زید ابتہاج کی سنجیدہ سی آواز نے ان دونوں کو چونکایا۔

ہیزل بے اختیار سیدھی ہوئی تھی۔ اسے اندازہ نہ تھا وہ یوں کمرے میں بنا اجازت کے آجائے گا۔ کم از کم زید ابتہاج سے اس حرکت کا واقع ہونا خلافِ عادت تھا۔

دوسری جانب قندیل سر ہلاتی باہر نکل گئی تھی۔ جب وہ ہیزل کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

اور اسے یوں مکمل اپنی جانب متوجہ پاکر ہیزل کا سانس اٹکا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ مسلسل کافی دنوں سے اسے کالز کر رہا تھا۔ جنہیں وہ نہیں اٹھا رہی تھی۔ اسکی غیر موجودگی میں اسے ہر چیز کیلیئے قصوروار ٹھرا کر خفا رہنا آسان تھا۔ مگر اسکے سامنے اسے نظرانداز کرنا مشکل تھا۔

وہ زید ابتہاج کے سامنے آج سے پہلے یوں کنگ کبھی نہ ہوئی تھی۔۔۔

دوسری جانب وہ قدم قدم چلتا اسکے نزدیک آیا اور بیڈ کے قریب ایک کرسی گھسیٹ کر اس پر بیٹھا۔۔۔۔

"طبیعت کیسی ہے آپکی؟" زید بغور اسے دیکھ رہا تھا۔ پہلے کے مقابلے میں وہ آج اسے بے حد کمزور لگی تھی۔

رنگت زرد پڑ رہی تھی۔ اور آنکھوں تلے سیاہ حلقے تھے۔

"ٹھیک ہوں۔" مختصر جواب دے کر وہ رخ موڑ گئی۔ اس شخص کی اندر تک اترنے والی نظروں کا سامنا کرنا آسان نہ تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور اسکے رخ موڑتے ہی ایک بار پھر طویل خاموشی دونوں کے بیچ حائل ہوئی۔

جسے زید کی ہی آواز نے توڑا۔۔۔

"انکل آنٹی آپکی وجہ سے بہت پریشان ہیں۔ڈاکٹر نے کہا ہے آپکو کسی بات کا بے حد اسٹریس ہے۔ جس کی وجہ سے آپکی حالت نہیں سنبھل رہی۔"

وہ اب بھی مکمل سنجیدگی سے سوال کر رہا تھا۔

"میں نے کہا میں بلکل ٹھیک ہوں، تم میری عیادت کیلئے آئے تھے۔ کر لی عیادت، دیکھ لیا کہ میں زندہ ہوں مری نہیں ہوں۔اب تم جا سکتے ہو۔اور آئندہ میرے روم میں دوبارہ قدم مت رکھنا۔ جس سے رشتہ ہے اس سے ملو اور واپس چلے جاؤ۔ بس مجھ سے دور رہو۔"

www.novelsclubb.com

بے مروتی کی حد پار کرتی وہ دوٹوک لہجے میں بولی۔

"جس سے رشتہ ہے اسی سے ملنے آیا ہوں۔۔۔۔"

اسکی آنکھوں میں جھانک کر کہا۔ہیزل کے چہرے پر سایہ سالہرایا۔

"تو وہ قندیل سے ملنے آیا تھا۔"

ایک خیال ذہن میں داخل ہوا اور اسکے اندر ابال سا اٹھنے لگا۔

"چلے جاؤ زید ابتہاج یہاں سے، تمہیں ایک بات سمجھ کیوں نہیں آتی؟"

وہ ضبط کھو کر تقریباً چیخی تھی۔

"میرے چلے جانے سے ٹھیک ہو جائیں گی آپ؟"

زید کی پیشانی پر بل پڑے۔لہجے میں بھی بدلاؤ آیا تھا۔

ہیزل کے گلے میں گلٹی سی ابھر کر ڈوبی۔

"ہاں! ہو جاؤں گی ٹھیک۔" بمشکل لہجہ ہموار رکھتی کہہ پائی۔

"پھر اب تک ٹھیک کیوں نہ ہوئیں؟ میں تو ایک لمبے عرصے بعد آپکے سامنے آیا ہوں۔"

وہ بہت مدھم سا مسکرایا تھا۔اتنا مدھم کہ ہیزل کو اندازہ لگانا مشکل ہوا کہ وہ واقعی مسکرایا بھی ہے یا نہیں۔ مگر زید کے ان الفاظ نے اسکی اپنی زبان سے الفاظ ضرور چھین لئے تھے۔

"کیا چاہتے ہو تم؟ آخر کیوں میرے صبر کا امتحان لے رہے ہو؟" اسکی آنکھوں کی ساخت پر سرخی اتری۔

"امتحان تو آپ ہم سب کا لے رہی ہیں ہیزل، خود کو تکلیف پہنچا کر۔" زید نے تاسف سے اسے دیکھا۔

"تمہیں فرق پڑتا ہے۔۔۔؟"

ہیزل نے اسے دیکھا۔لبوں سے بلاارادہ، بنا سوچے سمجھے، ایک بے اختیار لمحے کے زیرِاثر الفاظ ادا ہوئے تھے۔

"آپکو کیوں لگتا ہے کہ مجھے فرق نہیں پڑتا؟"

وہ اسکے چہرے پر نظریں ٹکائے بیٹھا اسکے چہرے کے پل پل بدلتے تاثرات کو بغور پڑھ رہا تھا۔

"تمہیں نہیں پڑتا فرق۔۔۔۔وہ تیزی سے بولی۔۔۔۔اگر پڑتا تو۔۔۔"

اسکی زبان کو بریک لگا۔اس نے بے اختیار ہی ٹھہر کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

دل اس پل اس زور سے دھڑکا کے لگتا تھا پسلیاں توڑ کر باہر نکل آئے گا۔۔۔

"اگر فرق پڑتا تو؟۔۔۔۔زید نے سوالیہ ابرو اچکائی۔۔۔۔۔تو میں قندیل کے رشتے پر راضی نہ ہوتا۔یہی کہنا چاہ رہی تھیں۔۔۔؟"

ایک ایک لفظ ٹھہر ٹھہر کر ادا کرتا اب کہ وہ کرسی سے پشت ٹکائے پیچھے کو ہو گیا تھا۔

"آپ نے خود ہی تو انکار کیا تھا ہیزل۔"وہ بنا پلکے جھپکائے اسے تک رہا تھا۔

"میرا،میرا یہ مطلب نہیں تھا۔"ہیزل نے بے اختیار نظریں چرائیں۔

"پھر کیا مطلب تھا؟"

"کک۔۔۔کچھ نہیں۔"

"میں جس ہیزل کو جانتا ہوں وہ اپنی بات سے مکرتی نہیں ہے۔"

"میں نے ایسا کچھ نہیں کہا۔"

"کیا نہیں کہا؟"

"یہی کہ تمہاری منگنی سے مجھے فرق پڑتا ہے۔"

توکیا نہیں پڑتا؟"

"نہیں۔"

"میں کسی اور سے شادی کرلوں گا تو آپکو فرق نہیں پڑے گا؟"

www.novelsclubb.com

"نہیں۔"

"چاہے وہ آپکی بہن ہی کیوں نہ ہو؟"

"چاہے وہ میری بہن ہی کیوں نہ ہو۔"

"اور، اگر شادی کے بعد ہم دونوں خوش نہ رہ سکے تو آپ اس گلٹ میں ساری عمر گزار لیں گی کہ یہ جانتے ہوئے بھی میں آپ سے محبت کرتا تھا۔ آپ نے میرا اور قندیل کا رشتہ ہونے دیا؟"

زید نے بات مکمل کی اور ہیزل نے تیزی سے گردن اسکی جانب پھیری۔

"تت۔۔۔۔ تم نے کہا تھا تم ہر رشتے میں پورے خلوص کیساتھ داخل ہوتے ہو۔"

ہیزل کا لہجہ لڑکھڑایا۔

"ہاں۔۔۔۔۔ اس نے بے اختیار گہری سانس بھری، گہری تھکان زدہ سانس۔۔۔۔۔ میں نے کہا تھا۔"

پھر ایک متاسفانہ نگاہ اس پر ڈال کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم۔۔۔ تم ایسا نہیں کر سکتے زید۔" ہر تکلیف پسِ پشت ڈال کر وہ اسکے اٹھتے ہی خود بھی تیزی سے اٹھی تھی۔ باہر کا رخ کرتے زید کی راہ میں حائل ہوئی۔

"میں ایسا کرنا نہیں چاہتا ہیزل، مگر میرے لئے یہ مشکل ہے۔ میں اسے کبھی کوئی تکلیف نہیں پہنچنے دوں گا۔ مگر میرے لئے یہ مشکل ہے ہیزل۔"

وہ ضبط سے الفاظ ادا کر رہا تھا۔ ہیزل کو ماحول میں گھٹن سی بڑھتی محسوس ہوئی۔

"پلیز زید، میں اپنی بہن کی خوشیوں کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتی۔ پلیز۔۔۔۔"

اسکی آنکھیں بھر آئیں۔

"اور آپکی اپنی خوشیوں کا کیا ہیزل؟ یہ حال جو آپ نے اپنا بنالیا ہے اسکا کیا؟"

"مجھے کچھ نہیں ہوا، میں بلکل ٹھیک ہوں۔" اس نے خود کو کمپوز کرنے کی ناکام کوشش کی۔۔۔

مگر اب یہ ممکن نہ تھا۔ اتنے دنوں کا غبار تھا جو آج یوں باہر آرہا تھا کہ وہ خود پر قابو نہ رکھ پارہی تھی۔

"کیا واقعی آپ ٹھیک ہیں؟"

زید نے اسکی آنکھوں میں جھانکا۔۔۔

جہاں آنسوؤں نے دھندسی طاری کر دی تھی۔

اور زید کے دیکھتے ہی دیکھتے اسکی بائیں آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر پھسلا اور اسے چہرے پر بہتا چلا گیا۔

"میں سب کچھ ٹھیک کر دوں گا ہیزل، میں سب کچھ ٹھیک کر دوں گا۔" اسکے آنسوؤں نے زید کو تکلیف پہنچائی تھی۔

"تم۔۔۔ تم کچھ نہیں کرو گے زید۔ غلطی میری ہے، تم سے دشمنی نبھانے کی چاہ میں میں نے اپنی ہی زندگی تلپٹ کر دی۔" وہ تکان سے کہہ رہی تھی۔

"مجھے بس ایک بات کا جواب دیں ہیزل۔۔۔۔ وہ اسکے مقابل کھڑا اب کہ مکمل سنجیدگی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔ کیا آپ میرے لئے کوئی جذبہ رکھتی ہیں؟ کیا آپ۔۔۔۔ توقف کیا۔۔۔۔ کیا آپ مجھ سے محبت کرتی ہیں؟"

وہ اسکے سامنے کھڑا ایک مشکل سوال اس سے پوچھ رہا تھا۔

دوسری جانب ہیزل ساکت ہوئی۔اب کہ وہ بنا پلکے جھپکائے یک ٹک اسے تک رہی تھی۔۔۔

دل گویا اس پل ڈوب کر ابھرا تھا۔۔۔

"ہیزل۔۔۔"زید نے پھر اسے پکارا۔

"میں۔۔۔"اسکے لئے الفاظ جوڑنا مشکل ہوا۔

"ہاں یا نہیں۔۔۔؟"استفہامیہ نظروں سے اسے دیکھا۔لہجہ بے لچک تھا۔

مگر وہ اب بھی خاموش تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"ہیزل۔۔۔"وہ التجا کر رہا تھا۔۔۔

زید ابتہاج،ہیزل عبید سے التجا کر رہا تھا۔اور دوسری جانب وہ جو نفی میں سر ہلانے لگی تھی۔بلاارادہ ہی سر کو اثبات میں خم دے گئی۔

"تھینک یو۔۔۔۔۔زید کے لبوں میں جنبش ہوئی۔۔۔۔۔تھینک یو سو مچ ہیزل۔ میں سب کچھ ٹھیک کر دوں گا۔میں وعدہ کرتا ہوں میں سب ٹھیک کر دوں گا۔"

وہ جیسے اسے دلاسا دے رہا تھا۔اور پھر چند ہی پلوں میں وہ ہیزل کی مزید کوئی بھی بات سنے بغیر وہاں سے نکل گیا تھا۔کیونکہ وہ جلد از جلد اس مسئلے کو حل کرنا چاہتا تھا۔مگر پیچھے ہیزل نڈھال سی بیڈ پر ڈھے گئی تھی۔سر دونوں ہاتھوں میں گرائے۔

"کیا وہ اپنی بہن کی خوشیوں کی راہ میں رکاوٹ بننے جا رہی تھی؟"

یہ ایک سوال پلٹ پلٹ کر ذہن کی دیواروں سے ٹکرا رہا تھا۔اور وہ سر نہیں جھٹک پا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

جب۔۔۔۔

اسے اپنے نزدیک کسی کے قدموں کی آواز سنائی دی۔اس نے آہستگی کیساتھ سر اٹھایا مگر سامنے کھڑی شخصیت اور اس شخصیت کے چہرے پر چھائے متردد تاثرات دیکھ کر اسکا چہرہ تاریک پڑا۔

اسے سمجھنے میں دیر بلکل نہ لگی تھی کہ وہ ان کی تمام باتیں سن چکی ہے۔

"آپ کو یہ نہیں کرنا چاہیے تھا آپی۔" وہ بے تاثر لہجے میں کہہ رہی تھی۔

"قندیل۔۔۔قندیل میری بات۔" وہ تیزی سے اٹھ کر اسکے مقابل آئی۔

"کچھ مت کہیں۔۔۔" درمیان ہی میں اسکی بات کاٹی۔

"قندیل میں۔۔۔مجھے وضاحت کا ایک موقع دو۔" اس نے آگے بڑھ کر اسکا ہاتھ تھامنا چاہا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے کچھ نہیں سننا۔" وہ تیزی سے پیچھے ہٹی۔

"قندیل پلیز۔مجھے سمجھنے کی کوشش۔۔۔۔"

"کیا سمجھوں آپی؟ کیا سمجھوں؟ یہ کہ آپ میری وجہ سے اپنی خوشیاں قربان کر رہی تھیں۔ اتنے دنوں سے آپ تکلیف میں تھیں میری وجہ سے، یہ سمجھوں؟ کاش مجھے اندازہ ہوتا کہ یہ معاملہ اتنا طول پکڑ لے گا تو میں کبھی بھی ڈیڈ کو اس سب کا مشورہ نہ دیتی۔"

قندیل ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہتی جہاں ہیزل کو مطمئن کر گئی۔ وہیں ایک نیا سوال اسکے ذہن میں ڈال گئی۔

"کس چیز کا مشورہ نہ دیتی تم ڈیڈ کو۔۔۔؟"

اچھنبے سے پوچھا۔۔۔

اور عین اسی پل قندیل جو مزید کچھ کہنے لگی تھی ٹھہر گئی۔۔۔

"قندیل۔۔۔" ہیزل ایک قدم آگے آئی اور بغور اسکے انداز کو دیکھا۔ جواب لب کاٹتی، شرمندہ شرمندہ سی دکھائی دے رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"وہ آپی۔۔۔۔۔"

قندیل نے قدرے توقف کے بعد کہنا شروع کیا۔ اور اسکے ہر ایک لفظ کیساتھ ہیزل کی پیشانی کے بلوں میں اضافہ ہوتا رہا۔۔

منظر ہے اس واقعے کے دو ہفتے بعد کا۔۔۔

جہاں آج صبح ہی سے ہیزل کے رو ہاؤس میں گہما گہمی کا سا عالم تھا۔۔۔

گھر کا ہر مکین مصروف دکھائی دیتا تھا۔۔۔

غرض، اس گھر میں آج یقیناً کوئی تقریب منعقد کی گئی تھی۔۔۔

صبح نے شام تک کا سفر طے کیا اور اس گھر میں کچھ خاص مہمانوں کی آمد ہوئی۔۔۔۔

خاص مہمانوں میں عبید اکمل کے چند قریبی رشتے دار شامل تھے۔۔۔۔

پر آخر کیا وجہ تھی ان سب کے اکٹھا ہونے کی؟"

"وجہ تھی ہیزل اور زید کا نکاح۔"

کیونکہ زید نے ہیزل سے کئے گئے وعدے کے مطابق واقعی سب ٹھیک کر دیا تھا۔۔۔

مگر یہاں سوال یہ اٹھتا تھا کہ حالات کبھی اصل میں خراب ہوئے بھی تھے یا انہیں خراب کیا گیا تھا؟

اس سوال کے جواب کیلیے ہمیں انتظار کرنا پڑے گا آج رات کا۔۔۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے آسمان کی نیلاہٹ بلکل دم توڑ گئی اور آسمان جامنی رنگ میں رنگنے لگا۔اور پھر رفتہ رفتہ سیاہ ہوتا چلا گیا۔۔۔

اور اسی کیساتھ ہیزل کے نکاح کی تقریب کا آغاز ہوا۔۔۔

دلہے اور مہمانوں کی آمد ہو چکی تھی۔ قاضی بھی تیار تھا۔۔۔

انتظار تھا تو صرف دلہن کی آمد کا۔۔۔

www.novelsclubb.com

مگر اس پل کچھ ہوا۔۔۔

کیا۔۔۔؟

قندیل جو ابھی ہیزل کے کمرے سے نکلی تھی۔پیشانی پر بل ڈالے لاؤنج کے ایک سوفے پر براجمان زید کے نزدیک آئی تھی۔۔۔

"زید بھائی۔۔۔اسکے نزدیک رک کر سرگوشی نما آواز میں اسے مخاطب کیا۔۔۔ہیزل آپی باہر نہیں آرہیں۔"

انداز پریشان کن تھا۔

دوسری جانب زید نے قندیل کی بات سنی اور اگلے ہی پل اسکے گلے میں گلٹی سی ابھر کر ڈوبی۔ایک نگاہ اطراف میں ڈال کر تمام لوگوں کے ہنستے مسکراتے چہرے دیکھتا وہ آہستگی کیساتھ کھڑا ہوا تھا۔

قندیل کو اپنے پیچھے آنے کا کہہ کر چہرے کے تاثرات نارمل رکھتا لاؤنج سے باہر کی جانب چل پڑا۔۔۔

www.novelsclubb.com

مگر وہاں چند قریبی رشتے داروں میں گھرے عبید اور طاہرہ کی نظریں بے ساختہ ہی شرمین اور نثار سے ٹکرائی تھیں۔۔۔۔

ایک انہونی کا احساس تھا جو ان تمام کو اپنے گھیرے میں لے چکا تھا۔۔۔۔

"قندیل کھل کر کہیں، جو کہنا چاہتی ہیں۔"

لاؤنج سے باہر نکل کر وہ تیزی سے قندیل کی جانب گھوما تھا۔

"زید بھائی آپی باہر نہیں آنا چاہتیں۔ انہیں سب سچ پتہ چل چکا ہے۔ اور انہوں نے۔۔۔۔ تمہید باندھی۔ زید کا سانس اٹکا۔۔۔اور انہوں نے نکاح سے انکار کر دیا ہے۔"

وہ تاسف سے کہہ رہی تھی۔ دوسری جانب زید کو قدموں تلے زمین کھسکتی محسوس ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"یہ کیا کیا آپ نے قندیل۔۔۔؟" انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کی مدد سے پیشانی مسلتے اسے دیکھا۔

"آئی ایم سوری بھائی مگر آپی بہت پریشان تھیں اسلیئے۔۔۔"

اس نے پشیمانی سے کہتے بات ادھوری چھوڑ دی۔۔۔

"ٹھیک ہے کوئی بات نہیں، آپ جا کر باہر سب سنبھالیں۔ میں ہیزل سے بات کرتا ہوں۔" کہہ کر وہ آگے بڑھا۔ پھر رکا۔۔۔

"مگر باہر ابھی کسی کو کچھ پتہ نہیں چلنا چاہیئے۔"

نرمی سے کہتے اسے باور کروایا۔۔۔

"آپ بھی تھوڑا دھیان رکھئے گا۔ آپی بہت غصے میں ہیں۔ پچھلے دو ہفتوں میں نجانے انہوں نے آپ سے بدلہ لینے کیلیئے کیا کیا پلان نہیں کیا ہے۔"

وہ تنبیہی انداز میں کہہ رہی تھی۔

"ہیزل کو بدلہ لینے کیلئے آج کا دن ہی ملا تھا۔" وہ کچھ جھنجھلا کر اونچا بڑبڑایا۔

"زید بھائی وہ ہیزل عبید ہیں۔ وہاں سے وار کرتی ہیں جہاں سے کسی نے سوچا بھی نہ ہو۔" قندیل کا انداز اب کہ شرارت بھرا تھا۔ زید اسے دیکھ کر رہ گیا۔ پھر گہری سانس بھرتا ہیزل کے کمرے کی جانب بڑھا۔۔۔

ایک پل کیلئے کمرے کے دروازے کے باہر کھڑے رہ کر کچھ سوچا پھر دروازہ ناک کر کہ اندر سے اجازت ملنے پر وہ جونہی اندر داخل ہوا۔

اسی لمحے۔۔۔۔

عین اسی لمحے کچھ اس کے سر پر آکر لگا۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا۔۔۔؟

ایک کشن۔۔۔۔اور پھر یکے بعد دیگرے یونہی کئیں کشن اسکے سر پر آکر لگے۔۔۔

"ہیزل کیا کر رہی ہیں آپ؟" اب کہ اُسے بیڈ سائیڈ ٹیبل پر پڑا گلدان اٹھاتا دیکھ وہ بے یقینی سے بولا۔

"تم اسی کے قابل ہو زید ابتہاج۔" اس نے کہتے ساتھ گلدان اس پر پھینکا تھا۔ جس سے بچنے کی خاطر وہ ایک طرف ہوا اور بہت کوشش کے بعد آخر کار اس گلدان کو کیچ کر کہ نزدیکی میز پر رکھتا پھر سیدھا ہوا۔۔۔

"ہیزل مجھے وضاحت کا موقع تو دیں۔" سفید شلوار قمیض زیب تن کئے وہ نکاح کیلئے مکمل تیار شخص اس وقت اپنی ہونے والی بیوی کے اشتعال کا شکار تھا۔

"کیوں دوں وضاحت کا موقع؟ مجھے سچ بتانے کے بجائے تم بھی ان سب کے ساتھ مل گئے۔"

www.novelsclubb.com

وہ اب کہ دونوں بازو کمر پر ٹکائے اس کے نزدیک آئی تھی۔

"میں مانتا ہوں میں نے اس دن آپکو سچ نہیں بتایا جب آپ قندیل کے سلسلے میں

مجھ سے بات کرنے آئی تھیں۔ مگر حالات کا رخ بدلتا دیکھ میں نے آپکو سچ بتانے کی کوشش کی تھی ہیزل۔اس رات پارک میں بھی،اور پھر آپ کو مسلسل کالز کرتا رہا۔ مگر آپ نے میری بات ہی نہیں سنی۔"

"جس دن تم میری عیادت کیلئے آئے تھے۔اس دن بھی تو سچ بتا سکتے تھے نا۔۔۔"

اسکی پیشانی پر ہنوزان گنت لکیریں تھیں۔

"میں نے اس دن بھی کوشش کی تھی مگر نہیں بتا پایا۔۔۔اور مجھے لگا تھا کہ اب جب سب ٹھیک ہے تو کیوں آپکو سچ بتا کر یہ احساس دلاؤں کے جو کچھ بھی ہوا وہ عبید انکل اور قندیل کا پلان تھا۔ میں آپکے اور عبید انکل کے معاملات ٹھیک کرنا چاہتا تھا۔انہیں مزید خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔"

وہ سنجیدہ ہوا۔۔۔اور اس پوری گفتگو میں پہلی مرتبہ ہیزل کے تنے اعصاب ڈھیلے پڑے۔

"جس رات آپ نے شادی سے انکار کیا تھا، اس کے دوسرے دن ہی میں نے ممی اور ڈیڈ کو عبید انکل سے بات کرنے کا کہہ دیا تھا۔ مگر نجانے کیوں عبید انکل مطمئن نہیں ہوئے تھے۔ دوسرے روز انہوں نے مجھ سے آفس میں بات کی تھی۔ وہ چاہتے تھے میں انہیں حقیقت بتاؤں۔ شاید انہیں اندازہ تھا کہ انکار آپکی طرف سے ہوا ہے۔۔۔۔۔"

"اور تم نے نا صرف ڈیڈ کو حقیقت بتائی بلکہ انہیں میرے ساتھ کی گئی زیادتیوں پر اور تمہارے ساتھ کئے جانے والے موازنے پر ایک لمبا لیکچر بھی دیا۔ اور انہیں مجھے سمجھنے کیلئے کہا۔ جس کے بعد ڈیڈ کو لگا کہ تم سے اچھا انسان مجھے مل ہی نہیں سکتا۔ مگر ڈیڈ چونکہ جانتے تھے میں کبھی راضی نہیں ہوں گی سو انہوں نے قندیل کے پلان پر عمل کرتے ہوئے اسکے ساتھ مل کر تمہاری اور قندیل کی جھوٹی منگنی کا ڈھونگ رچایا۔ اور اس میں انکل آنٹی اور ممی کو بھی شامل کیا۔"

چباچبا کر کہتے زید کی بات بیچ ہی میں کاٹ کر بقیہ کہانی خود اسکے گوش گزار کی۔

"مگر ایک بات بتاؤ تم سب کو کیسے پتہ تھا کہ مجھے تمہاری اور قندیل کی منگنی کے اس ڈرامے سے واقعی فرق پڑے گا؟" وہ اب بھی کڑے تیوروں کیساتھ اسے گھور رہی تھی۔البتہ یہ ایک ایساسوال تھا جس کا جواب وہ واقعی جاننا چاہتی تھی۔

"وہ ایسا ہے نا آپی کہ۔۔۔۔آواز قندیل کی تھی جو ابھی اسکے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔ساتھ میں عبید، نثار، طاہرہ اور شرمین بھی تھے۔۔۔۔زید بھائی آپکے لئے ہمیشہ سے اہمیت رکھتے تھے۔اور یہ بات ہم سب کو بخوبی دکھائی دیتی تھی۔نہیں دکھائی دیتی تھی تو صرف آپکو۔اور آپکو اس بات کا احساس دلانے کیلئے ہمیں اتنے پاپڑ بیلنے پڑے۔"

www.novelsclubb.com

قندیل نے اسکے نزدیک رکتے کہا۔جبکہ ان تمام کی موجودگی میں قندیل کے اس جملے پر وہ بے ساختہ سرخ ہوئی تھی۔

اگلے ہی پل ان تمام کی دبی دبی ہنسی کمرے میں گونجی۔

اور پھر عبید اکمل ایک قدم آگے بڑھ کر ہیزل کے مقابل آئے۔

ہیزل نے نگاہیں اٹھا کر انہیں دیکھا تھا۔

"زید تمہارے لئے بہترین انتخاب ہے ہیزل۔ اور ایسا اس لئے نہیں ہے کہ اس نے مجھے اپنی غلطیوں کا احساس دلایا، بلکہ ایسا اس لئے ہے کہ حالات چاہے کیسے بھی ہوں وہ تمہارا ساتھ نہیں چھوڑے گا۔ وہ صرف تم سے محبت نہیں کرتا بلکہ تمہاری خواہشوں کا احترام بھی کرتا ہے اور تمہاری عزت بھی کرتا ہے۔ اور ایک رشتے میں سب سے بڑھ کر جو چیز ہوتی ہے وہ عزت ہی ہے۔

میں تم سے آج تک کی اپنی ہر کوتاہی کیلئے معافی مانگتا ہوں۔ جان ہی نہ سکا میرا موازنہ تم دونوں کیلئے کیسی آزمائش کھڑی کر رہا ہے۔"

انہوں نے شرمندگی سے کہتے نظریں جھکا دیں۔

"ڈیڈ پلیز ایسے مت کہیں۔یوں مجھ سے معافی مانگ کر مجھے شرمندہ نہ کریں۔" وہ تڑپ ہی تو اٹھی تھی۔

عبید اکمل نے جھکی نظریں اٹھائیں اور نم آنکھوں سے مسکرا کر اسے دیکھا۔۔۔

"غلطی کا احساس بھی تب ہو رہا ہے جب تم یہ گھر چھوڑ کر جانے والی ہو۔"

عقیدت سے کہتے اسے اپنے ساتھ لگایا۔۔۔

طاہرہ اور قندیل کی آنکھیں بھی نم ہوئیں۔

"فکر نہ کریں پڑوس ہی میں جا رہی ہوں، روز ملنے آؤں گی۔" ہیزل نے آنکھ کا کنارہ انگلی کی پور سے صاف کرتے انہیں دیکھا۔

www.novelsclubb.com

اور اگلے ہی پل وہاں موجود ہر شخص چونک کر سیدھا ہوا تھا۔

"یعنی آپی نکاح کیلئے تیار ہیں۔۔۔۔یاہووووو۔۔۔۔" قندیل کا ایک بلند نعرہ گونجا اور سب کے چہروں پر بے ساختہ مسکراہٹ رینگ گئی۔ بشمول زید اور ہیزل کے۔۔۔

پھر کچھ دیر مزید فضا میں تحلیل ہوئے۔۔۔۔

عبید، نثار اور زید ہیزل کے کمرے سے باہر نکل آئے۔ جبکہ طاہرہ، شرمین اور قندیل اسکے تیار ہوتے ہی اسے لئے باہر لاؤنج میں آئی تھیں۔۔۔

لاؤنج میں قدم رکھتے ہی اسکی نگاہیں سیدھ میں دیکھ رہی تھیں جہاں درمیانی صوفے پر بیٹھا شخص مکمل اسی کی جانب متوجہ تھا۔

سفید بے داغ شلوار قمیض میں ملبوس، بالوں کو نفاست سے سیٹ کیئے۔اسکی آنکھوں میں دور کھڑی ہیزل کا عکس محفوظ تھا۔ہر تاثر سے پاک چہرہ لئے وہ دونوں ہاتھوں کو باہم ملائے آگے کو ہو کر بیٹھا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسے اپنی جانب متوجہ پا کر ہیزل نے نظریں جھکا دیں۔

قندیل، طاہرہ اور شرمین اسے زید کے برابر میں بٹھا کر سامنے جا بیٹھی تھیں۔

ایک طرف رکھے صوفے پر گواہان بیٹھے تھے۔تو دوسری طرف عبید اکمل، نثار ابتہاج اور قاضی۔

نکاح شروع ہوا۔

قاضی نے چند کلمات ادا کر کہ باری باری دونوں کی مرضی پوچھی۔

وہاں موجود تمام افراد کی نظروں نے اس منظر کو قید کیا تھا جب دو اشخاص نے تمام عمر کیلئے ایک دوسرے کے ساتھ پر رضامندی کا اظہار کر کے ایک دوسرے کو ہر اچھائی اور برائی سمیت قبول کیا۔

www.novelsclubb.com

نکاح مکمل ہوا۔۔۔

مبارک، سلامت کا شور گونجا۔۔۔

وہیں لاؤنج کے درمیانی صوفوں پر براجمان ہیزل اور زید نے نگاہیں پھیر کر ایک دوسرے کو دیکھا۔

"آپ خوش ہیں نا ہیزل؟"

وہ نجانے کس خدشے کے تحت پوچھ رہا تھا۔

"اگر میں کہوں گی کہ میں خوش نہیں ہوں تو تم کیا کرو گے؟"

وہ ہیزل تھی۔ جس نے آج تک کبھی زید ابتہاج کو سیدھا جواب نہیں دیا تھا۔ پھر آج کیسے دے دیتی۔۔۔

"ایک غلط فہمی تھی کہ نکاح کے بعد آپ ٹھیک ہو جائیں گی۔ مگر آپ نے ثابت کر دیا وہ غلط فہمی ہی تھی۔"

www.novelsclubb.com

وہ بے اختیار گہری سانس بھر کر بولا اور ہیزل کھکھلا کر ہنسی۔۔۔

لوگ اس جانب متوجہ نہ تھے مگر اسکی ہنسی نے زید کو ضرور مکمل اسکی جانب متوجہ کر دیا تھا۔

"ظلم کرتی ہیں آپ۔۔۔" بہت نرمی اور اپنائیت سے اسکے مسکراتے چہرے پر نظریں ٹکائے کہا اور دوسری جانب ہیزل کی مسکراہٹ سمٹی۔

"تمہیں مجھ سے کب سے محبت ہے زید؟" اسکے پچھلے جملے کا اثر زائل کرنے کی خاطر پوچھا۔

"تب سے جب سے مجھے پتہ چلا تھا کہ ممی اور ڈیڈ آپ سے میرا رشتہ طے کرنا چاہتے ہیں۔ شاید پچھلے چار سالوں سے۔" جواب فوراً آیا اور چند پل وہ کنگ سی اسے دیکھے گئی۔

"چار سال ایک لمبا عرصہ ہے۔" بے اختیار لبوں سے پھسلا۔

www.novelsclubb.com

"کسی کو چاہنے کیلئے پوری زندگی بھی کم ہے ہیزل۔" شوخ پن سے پاک مقناطیسیت بھرا انداز۔

"اور آپکو؟" اپنی بات کے جواب میں اسے خاموش پا کر پوچھا۔

"معلوم نہیں، شاید قندیل درست کہتی ہے کہ تم میرے لئے اہم تھے۔ بس میں جان نہ پائی۔" سنجیدگی سے کہتے آخر میں وہ مدھم سا مسکرائی۔

"کیا باتیں ہو رہی ہیں۔۔۔؟"

کافی دیر سے ان دونوں کو باتوں میں مصروف دیکھ کر قندیل سے رہا نہ گیا اور وہ ان کے سر پر آ پہنچی۔ ساتھ میں ہیزل کی دوست سارہ بھی تھی جو کچھ دیر پہلے ہی وہاں آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"جہاں تک میں ان دونوں کو جانتی ہوں یہ دونوں ایک دوسرے کو چیلنج کرنے کے سوا نارمل بات تو نہیں کر سکتے۔" سارہ نے کہا۔

"اونہہ سارہ آپی، اب مجھے نہیں لگتا ایسا ہونا ہے۔ کیوں ہیزل آپی؟" قندیل نے ایک آنکھ دبا کر اسے دیکھا۔

"کیا تم دونوں پلیز یہاں سے جانا پسند کرو گی؟" ہیزل نے تپ کر ان دونوں کو گھورا تھا۔

"جا رہیں ہیں بھئی۔ اب تو ویسے بھی بہن کی کوئی اہمیت نہیں رہنے والی۔ مگر میں تو صرف یہ بتانے آئی تھی کہ آپکی کلاس فیلو "زویا سیال" باہر آئی ہے۔ وہ بھی زید بھائی کی دعوت پر۔"

قندیل نے ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہا اور سارہ کو چلنے کا اشارہ کرتی اسے ساتھ لئے وہاں سے نکل گئی۔ مگر پیچھے ہیزل کا چہرہ سرخ ہوا تھا۔

"تم نے اسے دعوت دی؟ تم نے زویا سیال کو دعوت دی۔"

وہ تیوری چڑھائے اسکی جانب پلٹی۔اور دوسری طرف وہ اسے وضاحتیں ہی دیتا رہ گیا کہ وہ اسکی نہیں بلکہ نثار ابتہاج کی اُسکے والد کو دی جانے والی دعوت پر یہاں آئی ہے۔۔۔۔

مگر اس سب سے آگے، ہماری کہانی اب مکمل تھی۔۔۔

جس کے دو مرکزی کرداروں کی نوک جھونک ہمیشہ یونہی چلتی رہنے والی تھی۔۔۔۔

پر ایک بات تھی جس کا اعتراف زید اور ہیزل دونوں کرتے تھے کہ ایک دوسرے کے ہمراہ ان کی زندگی اچھی گزرے گی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"ختم شد۔۔۔"

یہ الفاظ لکھ کر میں نے اپنی ڈائری کے تمام صفحات پر ایک نظر گھمائی اور اسی کیساتھ ایک اطمینان بھری مسکراہٹ میرے چہرے پر رقص کر گئی۔۔۔

بلآخر میں نے اپنی کہانی مکمل کرلی تھی۔ اور جلد از جلد اسے شائع کروانے کا جذبہ بھی میرے اندر پھر بیدار ہو گیا تھا۔ کیونکہ مجھ نئی لکھاری کو یہ بات پتہ چل گئی تھی کہ میرا لکھنا بیکار نہیں گیا۔ بلکہ میرے پاس بھی قدردان قاری موجود ہیں۔۔۔۔۔

ختم شد!

www.novelsclubb.com